ٹارزن اور جادوئی جھونپڑی
خاص نمبر

بچوں کیلئے ٹارزن کا انتہائی حیرت انگیز اور انوکھا کارنامہ

ٹارزن اور جادوئی جھونپڑی

خاص نمبر

ظہیر احمد

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob:0300-9401919

غراھٹ کی آواز سن کر ٹارزن ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کی نظریں اردگرد موجود جھاڑیوں پر جم گئیں۔ وہ صبح سویرے جاگ کر حسب معمول جھیل میں نہانے کے لئے جا رہا تھا۔ منکو کو اس نے جنگل سے پھل اور شہد لینے بھیج دیا تھا۔

جھیل کی طرف جاتے ہوئے اچانک ہی اسے غراہٹ کی آواز سنائی دی تھی اور ٹارزن غراہٹ کی اس آواز کو بخوبی پہچانتا تھا۔ وہ کسی شیر کی غراہٹ تھی جو شاید ان جھاڑیوں میں کہیں چھپا ہوا تھا۔

''کون ہے۔ کالوشیر۔ کیا تم ہو۔''——ٹارزن نے جھاڑیوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں

کہا۔ اسی لمحے دائیں طرف سے جھاڑیاں ہلیں اور دوسرے لمحے ایک طاقتور، جسیم اور نہایت خوفناک شیر جھاڑیوں سے نکل کر سامنے آ گیا۔

شیر کا منہ بے حد بڑا تھا اور اس کے دائیں بائیں دو لمبے لمبے اور نوکیلے دانت باہر نکلے ہوئے تھے۔ اس کا رنگ بھورا تھا اور آنکھیں سرخ تھیں۔ اس نے ٹارزن کے سامنے یوں سر جھکا لیا جیسے اسے سلام کر رہا ہو۔

"کیا مطلب۔ تم میرے جنگل کے شیر معلوم نہیں ہوتے۔"ــــ ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹارزن سردار۔ میرا نام ابوگا ہے۔ میں کاشار جنگلوں سے یہاں آیا ہوں۔"ــــ شیر نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کاشار جنگلوں سے۔ اوہ۔ کاشار جنگل تو یہاں سے بہت دور ہیں۔ شاید شمال مغرب کے آخری کونے میں۔"ــــ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

"ہاں ٹارزن سردار۔ میں وہیں سے آیا ہوں۔" شیر

نے کہا۔

"تم خاصے پریشان اور گھبرائے ہوئے دکھائی دے رہے ہو۔ کیا بات ہے۔ کاشار جنگلوں میں سب خیریت تو ہے نا۔"ــــ ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ٹارزن سردار۔ میں واقعی بہت پریشان ہوں۔ اور کاشار جنگلوں میں خیریت نہیں ہے۔ اسی لئے تو میں تمہارے پاس آیا ہوں۔ میں نے تمہارے بارے میں بہت سنا ہے کہ تم ظالموں کے خلاف اور مظلوموں کی مدد کرتے ہو۔"ــــ ربوگا شیر نے کہا۔

"تم نے ٹھیک سنا ہے۔ میں واقعی مظلوم پر کسی ظالم کا ظلم برداشت نہیں کر سکتا۔ ظالم چاہے انسان ہو یا جانور۔ میں اس کے خلاف فوراً اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہوں۔"ــــ ٹارزن نے کہا۔

"بہت خوب۔ تب تو تمہارے پاس آ کر میں نے بالکل ٹھیک کیا ہے۔"ــــ ابوگا شیر نے کہا۔

"بات کیا ہے۔ کیا ہوا ہے کاشار جنگلوں میں۔ کون وہاں ظلم کر رہا ہے اور کس پر۔"ــــ ٹارزن نے کہا۔

''وہاں دو انسانوں نے سارے جنگلوں پر بے حد ظلم ڈھا رکھا ہے ٹارزن سردار۔ وہ دونوں بے حد طاقتور ہیں۔ وہ جنگلوں میں گھومتے پھرتے ہیں اور ان کے سامنے جو بھی جانور آتا ہے وہ اسے ایک لمحے میں بے بس کر کے ہلاک کر دیتے ہیں اور پھر اس کا دل نکال کر کھا جاتے ہیں۔'' ـــــ ابوگا شیر نے کہا۔

''کیا کہا۔ دو انسانوں نے کاشار جنگلوں میں ظلم ڈھا رکھا ہے۔ کون ہیں وہ دو انسان اور کیا تم بھی ان سے ڈرتے ہو۔'' ـــــ ٹارزن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''میں تو کیا ٹارزن سردار۔ جنگلوں کے تمام باسی ان انسانوں سے ڈرتے ہیں۔ اور میں نے بتایا ہے نا کہ ان کے سامنے جو بھی جانور آجائے وہ اسے ایک لمحے میں بے بس کر کے ہلاک کر دیتے ہیں۔ ان کے سامنے آنے والا جانور کوئی جنگلی خرگوش ہو یا گرانڈیل اور طاقتور ہاتھی، جنگلی چوہا ہو یا کوئی طاقتور شیر۔ وہ ایک لمحے میں اسے بے بس کر دیتے ہیں۔'' ـــــ ابوگا شیر نے کہا۔

''حیرت ہے۔ وہ انسان کیا اس قدر طاقتور ہیں کہ

تم جیسا طاقتور اور خوفناک شیر بھی ان سے ڈرتا ہے۔ اور یہ بے بس کرنے سے تمہاری کیا مراد ہے۔ وہ جانوروں کو کس طرح بے بس کرتے ہیں۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

''ان میں سے ایک انسان کے پاس نیزہ اور ایک کنڈے والی لمبی رسی ہے جبکہ دوسرے آدمی کے پاس نیزہ اور بڑی سی تلوار ہے۔ کسی بھی جانور کو وہ بے بس کرنے کے لیے اس کی طرف اپنے نیزوں کے رخ کر دیتے ہیں۔ جیسے ہی نیزے کا رخ کسی جانور کی طرف ہوتا ہے۔ وہ جانور یوں ساکت ہو جاتا ہے جیسے پتھر کا بن گیا ہو۔ پھر تلوار والا انسان اس جانور کو تلوار مار کر ہلاک کر دیتا ہے۔اور پھر وہ اس جانور کا دل نکال کر کھا جاتے ہیں جبکہ باقی جسم کو اسی طرح چھوڑ دیتے ہیں اور ٹارزن سردار وہ ایسے انسان ہیں جو نہ دن کو سوتے ہیں اور نہ رات کو۔ بس وہ ہر وقت جنگلوں میں گھوم پھر کر جانوروں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جیسے وہ صدیوں کے بھوکے ہوں اور جانوروں کے دل نکال کر اور انہیں کھا کر اپنی بھوک مٹا رہے ہوں۔'' ـــــ ابوگا

شیر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
''اوہ۔ شاید ان انسان کا تعلق کسی شیطانی گروہ سے
ہے جو وہ نہ دن کو سوتے ہیں اور نہ رات کو اور
جانوروں کا دل نکال نکال کر کھا جاتے ہیں۔'' ٹارزن
نے جبڑے بھینچے ہوئے کہا۔
''شاید ایسا ہی ہو۔ بہرحال جنگل کے جانور ان
دونوں انسانوں سے بے حد خوفزدہ ہیں اور ان کے
خوف سے بھاگتے پھرتے ہیں۔ ان انسانوں کی وجہ سے
ان کی نیندیں حرام ہو چکی ہیں۔ سب کو یہی ڈر لگا
رہتا ہے کہ اگر وہ کہیں سو گئے تو وہ ظالم انسان فوراً
آجائیں گے اور انہیں سوتے میں ہی ہلاک کر کے ان
کے دل نکال کر کھا جائیں گے۔'' ـــــ ابوگا شیر نے
کہا۔
''کیا تم نے اوز جنگل کے درندوں نے ان انسانوں
سے نجات پانے کے لیے کبھی ان پر حملہ نہیں کیا۔''
ٹارزن نے پوچھا۔
''اوہ۔ ہاں۔ میں تمہیں یہ بتانا تو بھول ہی گیا تھا۔
جنگلوں کے جانوروں نے رات کے اندھیرے اور دن

کے اجالے میں کئی بار ان پر حملہ کرنے کی کوشش کی
تھی مگر تمہیں یہ سن کر حیرت ہو گی کہ جب بھی کوئی
جانور یا درندہ ان پر حملہ کرنے کی کوشش کرتا تھا وہ
یکلخت اچھل کر ان سے بہت دور جا گرتا تھا جیسے کوئی
ان دیکھی طاقت ان دونوں انسانوں کی حفاظت کر رہی
ہو اور ان پر حملہ کرنے والوں کو اٹھا کر دور پھینک دیتی
ہو۔'' ـــــ ابوگا شیر نے کہا اور اس کی بات سن کر
ٹارزن واقعی حیران رہ گیا۔ وہ دونوں واقعی شیطان معلوم
ہو رہے تھے جو دن رات جاگتے تھے۔ جانوروں کو
بے بس کر کے ہلاک کرتے تھے۔ان کے دل نکال کر
کھا جاتے تھے اور جب بھی کوئی جانور ان پر حملہ کرتا
تھا تو ان دیکھی طاقت اسے ان دونوں انسانوں سے
بہت دور پھینک دیتی تھی۔
''تمہاری باتیں سن کر میں واقعی بے حد حیران ہو رہا
ہوں ابوگا شیر۔ یہ بتاؤ کہ وہ کب سے کاشار جنگلوں
میں ہیں اور اب تک وہ کتنے جانوروں کو ہلاک کر کے
ان کے دل کھا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ زیادہ کون
سے جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔'' ـــــ ٹارزن نے

کہا۔ ابوگا شیر کی باتوں نے واقعی اسے حیران اور بے حد پریشان کر دیا تھا۔

''وہ پچھلے دس دنوں سے وہاں ہیں ٹارزن سردار۔ صحیح تعداد تو میں نہیں بتا سکتا مگر وہ اب تک سینکڑوں جانوروں کو ہلاک کر چکے ہیں اور وہ زیادہ تر بندروں کو تلاش کرتے ہیں تاکہ انہیں ہلاک کر کے زیادہ سے زیادہ ان کے دل کھا سکیں۔'' ——— ابوگا شیر نے کہا۔

''وہ دونوں دیکھنے میں کیسے ہیں۔'' ——— ٹارزن نے اس سے کچھ سوچ کر پوچھا۔

''ان میں ایک مرد ہے اور ایک عورت۔ دونوں لمبے تڑنگے نہیں ہیں اور نہ ہی وہ جسمانی لحاظ سے طاقتور نظر آتے ہیں۔ ان دونوں نے جدید دنیا جیسے لباس پہن رکھے ہیں۔ مرد کے سر کے بال گھنگھریالے ہیں اور اس کی لمبی مونچھیں بھی ہیں۔'' ——— ابوگا شیر نے کہا۔

''مرد اور عورت۔ یہ بات تم نے پہلے تو نہیں بتائی تھی۔'' ——— ٹارزن نے چونک کر کہا۔

''میں انہیں دو انسان کہہ رہا تھا۔ تمہیں یہ تو نہیں

کہا تھا کہ وہ دونوں مرد ہیں یا دونوں ہی عورتیں ہیں۔"
ابوگا شیر نے کہا۔ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلایا اور
حیرت سے ان دونوں کے بارے میں سوچنے لگا۔ ابوگا
شیر کہہ رہا تھا کہ ان دونوں نے جدید دنیا کے انسانوں
جیسے لباس پہن رکھے تھے۔ اگر وہ جدید دنیا کے انسان
تھے تو ان کے پاس نیزوں اور تلواروں کا ہونا انہونی
سی بات تھی کیونکہ جدید دنیا کے انسان تو آتشیں ہتھیار
استعمال کرتے تھے اور جہاں تک ٹارزن کو معلومات تھیں
تو جدید دنیا کے انسان اس قدر وحشی نہیں ہو سکتے
کہ وہ جانوروں کے دل نکال کر کھائیں۔

"کیا سوچ رہے ہو سردار ٹارزن۔"——اسے خاموش
دیکھ کر ابوگا شیر نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ یہ بتاؤ کیا تمہارے جنگلوں میں کوئی
انسانی قبیلہ بھی آباد ہے۔"——ٹارزن نے اس سے
پوچھا۔

"نہیں۔ ہمارے جنگلوں میں کوئی انسانی قبیلہ نہیں
ہے۔ البتہ دوسرے جنگلوں سے ہمارے جنگلوں میں پھل
لینے، لکڑیاں کاٹنے اور کبھی کبھار شکار کی غرض سے

قبیلے والے آجاتے ہیں۔ اسی طرح مشینی کشتیوں پر جدید
دنیا کے انسان بھی کبھی کبھار شکار کرنے کے لئے
آجاتے ہیں۔"——ابوگا شیر نے کہا۔

"کیا ان دونوں پراسرار انسانوں نے کبھی کسی انسان
کا شکار کیا ہے۔"——ٹارزن نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی تک تو ہم نے جنگلوں میں کسی انسان
کی لاش نہیں دیکھی۔"——ابوگا شیر نے انکار میں سر
ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں اپنی مرضی سے آئے ہو یا کسی نے تمہیں
بھیجا ہے۔"——ٹارزن نے اس کی طرف غور سے
دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہاں جنگل کے جانوروں نے بھیجا ہے سردار
ٹارزن۔ کاشار جنگلوں کے تمام جانور تمہارے بارے میں
جانتے ہیں۔ سب نے یہی متفقہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر کسی
طرح تمہیں ہم اپنے جنگلوں میں بلا لیں تو تم ہمیں
یقیناً ان ظالم اور پراسرار انسانوں سے نجات دلا دو
گے۔"——ابوگا شیر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کاشار جنگل واقعی تمہارے کہنے کے

مطابق مصیبت کا شکار ہو گیا ہے۔ اور میں تمہارے جنگلوں کے باسیوں کو ان پراسرار اور ظالم انسانوں سے نجات دلانے کے لیے ضرور آؤں گا۔ ایسے انسان جو جانوروں کا دل نکال کر کھاتے ہیں۔ میں ان کے دل نکال کر ان جانوروں کو کھلا دوں گا۔ ان دونوں کو جب تک میں ان کے انجام تک نہیں پہنچا دوں گا۔ میں چین سے نہیں بیٹھوں گا۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''بہت شکریہ۔ سردار ٹارزن۔ یہ کہہ کر تم نے میرا دل خوش کر دیا ہے۔ تم واقعی ایک بہت بہادر اور عظیم انسان ہو جو اپنے جنگلوں کا آرام چھوڑ کر ہمارے جنگلوں میں مصیبت اور پریشانیوں کا سامنا کرنے آرہے ہو۔'' ـــــ ابوگا شیر نے خوش ہو کر کہا۔

''میں نے اپنی زندگی انسانوں اور جانوروں کی بھلائی کے لیے وقف کر رکھی ہے۔'' ـــــ ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

''سردار ٹارزن۔ میں بہت دور سے آیا ہوں۔ بھوکا ہوں۔ کیا یہاں مجھے کچھ کھانے کو مل سکتا ہے۔'' ابوگا شیر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ٹارزن سے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ میں تم سے یہ پوچھنا تو بھول ہی گیا تھا۔ ویسے تو میں نے اپنے جنگلوں میں شکار پر پابندی لگا رکھی ہے۔ لیکن تم بھوکے ہو اس لئے میں تمہیں شکار کی اجازت دے دیتا ہوں۔ میں جھیل میں نہانے کے لیے جا رہا ہوں۔ تم میرے ساتھ چلو۔ جھیل کے پاس ہرن اور خرگوشوں کی خاصی تعداد موجود ہے۔ تم ان کا شکار کر لینا۔ مجبوری ہے کیونکہ تم شیر ہو اور شیر گھاس تو کھاتا نہیں۔'' ـــــ ٹارزن نے مسکرا کر کہا تو ابوگا شیر بھی ہنس پڑا۔ اور پھر ٹارزن اسے لے کر وسطی جھیل کی طرف چل پڑا۔

کاشار جنگلوں کے شمال مغرب میں بڑے اور گھنے درختوں کا جھنڈ تھا۔ جس کے دوسری طرف سمندری کٹاؤ سے ایک بہت بڑی جھیل سی بن گئی تھی اور یہ جھیل کسی جگہ سے بہت تنگ اور کسی جگہ سے بہت کھلی تھی۔

درختوں کے جھنڈ کے درمیان میں لکڑیوں کے تختوں کا ایک کافی بڑا کیبن بنا ہوا تھا۔ وہاں ہر طرف گہری اور پراسرار سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ جھنڈ میں موجود درختوں پر ایک چھوٹا سا پرندہ بھی نہیں تھا جس کی آواز سنائی دے جاتی۔ اس علاقے اور درختوں کے اس جھنڈ سے جنگل کے جانور اور پرندے دور دور رہنے کی کوشش کرتے تھے۔ کچھ دنوں سے ان

درختوں کے جھنڈ میں دو پراسرار اور خطرناک انسانوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ ان میں ایک مرد تھا اور ایک عورت۔ دونوں نے جدید دنیا کے انسانوں جیسے لباس پہنے ہوئے تھے۔ مرد نے نیلی پتلون اور کاسنی قمیض جبکہ عورت نے سرخ قمیض اور زرد شلوار پہنی ہوئی تھی۔ اس کے سر پر زرد رنگ کا بڑا سا کپڑا تھا جس سے اس نے اپنا سر ڈھک رکھا تھا۔

ان دونوں کے پاس نوکدار نیزے تھے۔ ان کے پیروں میں کسی جانور کے کھال کے بنے مضبوط جوتے تھے۔ نیزوں کے ساتھ ساتھ عورت کے پاس ایک بڑی سی رسی تھی جس کے اگلے سرے پر لوہے کا ایک کنڈا سا لگا ہوا تھا۔ جبکہ مرد کے پہلو میں بڑے پھل والی تلوار نظر آ رہی تھی۔ وہ دونوں دن رات جنگلوں میں گھومتے رہتے تھے۔ اور جنگل میں انہیں کہیں بھی کوئی جانور نظر آ جاتا تو وہ اس کی طرف اپنے نیزوں کا رخ کر کے اسے لمحوں میں بے بس کر دیتے تھے اور پھر اسے ہلاک کر کے اس کا دل نکال کر کھا جاتے تھے۔

یہ دونوں پراسرار انسان شیطان کے پیروکار تھے۔ جو

برازیل کے جنگلوں سے یہاں آئے تھے۔ دونوں جادوگر
تھے۔ شیطان نے انہیں بے حد جادوئی طاقتیں دے رکھی
تھیں۔ یہ دونوں شیطان کے ان پیروکاروں میں سے
تھے جو انسانوں اور جانوروں پر طرح طرح کے مظالم
ڈھا کر انہیں ہلاک کرتے تھے۔ شیطان نے انہیں ایسے
انسانوں اور جانوروں کو ہلاک کرنے پر مامور کر رکھا تھا
جن پر جادو اثر نہیں کرتا تھا یا جو جادوگروں کے لئے
کبھی بھی خطرے کا باعث بن سکتے تھے۔ ان جانوروں
میں ایسے بہت سے جانور تھے جس کے سامنے آتے ہی
جادوگروں کا جادو آدھے سے بھی کم رہ جاتا تھا اور ان
جادوگروں کو اپنی طاقتیں دوبارہ حاصل کرنے کے لئے
پھر سے کڑی محنت اور شیطان کی طویل پوجا کرنی پڑتی
تھی۔

شیطان ان جادوگروں کی پوجا سے خوش تو بہت ہوتا
تھا مگر ان سے دوبارہ محنت اور طویل پوجا کراتے ہوئے
اسے شدید عذابوں اور تکلیفوں سے گزرنا پڑتا تھا۔ وہ
دنیا میں زیادہ سے زیادہ اپنے پیروکار اور جادوگر بنائے
رکھنا چاہتا تھا جو نیک انسانوں کو بہکا سکیں۔ انہیں

مصیبت اور پریشانیوں میں مبتلا کر سکیں اور انہیں زیادہ
سے زیادہ نقصان پہنچا سکیں۔

جادوگروں کو اپنی جادوئی طاقتیں بڑھانے کے لیے
ویرانوں، پہاڑوں اور جنگلوں میں ہی آنا پڑتا تھا۔ جہاں
وہ طویل پوجا پاٹ کرتے تھے۔ مگر ان جادوگروں کے
سامنے بعض اوقات ایسے جانور آجاتے تھے جن کی وجہ
سے یا تو جادوگروں کی پوجا پاٹ میں رکاوٹ آجاتی تھی
یا پھر وہ اپنے جادو منتر بھول جاتے تھے۔

کاشار کے ان جنگلوں میں شیطان کا ایک بہت بڑا
پجاری طاقوس آرہا تھا۔ جس نے ان جنگلوں میں ایک
سو سال کی پوجا پاٹ کر کے اپنی جادوئی طاقتوں کو اس
حد تک بڑھانا تھا کہ وہ ساری دنیا پر حکومت کر سکے۔
وہ شیطان کا خاص پیروکار تھا جو پاتال کی گہرائیوں میں
جادوگری سیکھ چکا تھا۔ اب اسے پاتال سے نکل کر ان
جنگلوں میں آنا تھا تاکہ وہ ان جنگلوں سے شیروں اور
چیتوں کی طاقت، ہاتھیوں اور گینڈوں جیسی جسامت،
لومڑیوں جیسی چالاکی اور سانپوں جیسا زہریلا پن حاصل
کر سکے۔ لیکن یہ سب اسے اس صورت میں مل سکتا تھا

جب جنگل ان تمام جانوروں سے پاک ہوتا۔ ہر طرح
کے جانوروں سے پاک جنگل میں ہی رہ کر وہ ایسا
جادوئی عمل کر سکتا تھا جس سے اس کے پاس ان
جانوروں جیسی صلاحیتیں اور طاقتیں آ سکتی تھیں۔ اسی
لئے اس نے شیطان سے کہہ کر ان دونوں پراسرار
انسانوں کو اس جنگل میں بھجوا دیا تھا تاکہ وہ جنگلوں
کے تمام جانوروں کو ہلاک کر کے جنگل صاف کر دیں۔

انسانوں کے روپ میں وہ دونوں جادوگر بدروحیں
تھیں جو نہ سوتی تھیں اور نہ آرام کرتی تھیں۔ وہ دن
رات جنگلوں میں جا کر جانوروں کا شکار کرتی رہتی تھیں
اور ان کے سامنے کوئی جانور ایک لمحے کے لئے بھی
نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ ان دونوں نے اپنی حفاظت کے لئے
ایک ایسا جادوئی عمل کر رکھا تھا کہ اگر ان کی بے خبری
میں کوئی جانور یا درندہ ان پر حملہ کرتا تھا تو وہ اس عمل
کے حصار سے ٹکرا کر دور جا گرتا تھا اور دوبارہ ان پر
حملہ کرنے کی جرأت نہ کرتا تھا اور وہ لمحوں میں اسے
ہلاک کر کے اس کا دل نکال کر کھا جاتے تھے۔

جادوگر کا نام سانگا تھا جبکہ جادوگرنی کا نام اناکشی

تھا۔ دونوں انسانی روپ میں بے حد معصوم اور عام سے
نظر آتے تھے مگر حقیقت میں وہ دونوں بے حد بے
رحم، سفاک اور درندہ صفت بدروحیں تھیں۔

درختوں کے جھنڈ میں ان بدروحوں نے لکڑیوں کے
تختوں کا کیبن اپنے آرام کے لیے نہیں بنایا تھا۔ یہ
کیبن انہوں نے اس طاقتور جادوگر کے لئے بنایا تھا
جو ان جنگلوں میں آ کر جادوئی عمل کرنا چاہتا تھا۔
پراسرار بدروحوں نے جنگل کے اس حصے سے یا تو
جانوروں کو بھگا دیا تھا یا انہیں ہلاک کر کے ان کے
دل نکال کر کھا گئے تھے۔ اگر طاقتور جادوگر وہاں
آ جاتا تو اسے وہاں کسی جانور سے کوئی پریشانی لاحق
نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ اس کیبن میں اپنا جادوئی عمل کرتا
رہتا اور پراسرار بدروحیں جنگل کے باقی حصوں میں جا
جا کر جانوروں کو ختم کرتی رہتیں۔

پراسرار بدروحیں سانگا اور اناکشی ہر طرح کی جادوئی
طاقتیں رکھتی تھیں مگر ان کے پاس حاضر اور غائب
ہونے والا جادو نہیں تھا۔ اس لئے وہ پیدل ہی انسانی
روپ میں جنگلوں میں گھومتی پھرتی رہتی تھیں اور ان

کے خوف سے جانور بھاگ جاتے اور درختوں سے پرندے اڑ جاتے تھے۔

آج بھی وہ دونوں جھیل سے دور جھاڑیوں میں جانوروں کو تلاش کرتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ مگر یوں لگ رہا تھا جیسے جنگل کے جانوروں کو بھی ان کے آنے کی فوراً بو مل جاتی تھی اس لئے وہ دور دور بھاگ جاتے تھے۔ دونوں جھاڑیوں میں دیکھتے اور جانوروں کی بو سونگھنے کی کوشش کرتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے تھے کہ اچانک ان کے سامنے دھماکہ سا ہوا۔ دھماکے کی آواز سن کر وہ دونوں ٹھٹھک گئے۔ جس جگہ دھماکہ ہوا تھا وہاں سیاہ دھواں چھایا ہوا تھا۔ دوسرے لمحے دھواں تیزی سے اوپر اٹھا اور پھر اچانک اس دھوئیں نے ایک سیاہ وحشی جیسے انسان کا روپ دھار لیا۔ اس کا رنگ انتہائی سیاہ تھا۔ سر گنجا، آنکھیں چھوٹی چھوٹی ناک لمبی اور کان خرگوش کے کان جیسے بڑے بڑے تھے۔ اس وحشی کے ہونٹ بے حد موٹے اور انتہائی سرخ تھے۔ جیسے وہ کسی جانور کا تازہ خون پی کر آ رہا ہو۔ اس وحشی نے سرخ رنگ کا جانگیہ پہن رکھا

تھا۔ اس کے پیر دھوئیں میں چھپے ہوئے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وحشی کے پیر زمین کے بجائے اس دھوئیں پر ہوں۔

"بھاشم۔ تم یہاں۔ تم طاقوس جادوگر کی سیاہ طاقت بھاشم ہی ہو نا۔" ـــــ سانگا نے اس سیاہ فام وحشی کی طرف دیکھتے ہوئے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میں بھاشم ہوں اور میں طاقوس جادوگر کی سب سے بڑی طاقت ہوں۔" ـــــ وحشی نے کہا۔ اس کی آواز بے حد بھاری اور خوفناک تھی جیسے بادل گرج رہے ہوں۔

"یہاں کیوں آئے ہو۔" ـــــ اناکشی نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"مجھے آقا طاقوس نے بھیجا ہے۔" ـــــ بھاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آقا طاقوس نے۔ کیوں۔ اس نے تمہیں کس لئے بھیجا ہے۔" ـــــ سانگا نے چونک کر کہا۔

"وہ تمہیں بلا رہا ہے۔" ـــــ بھاشم نے کہا۔

"بلا رہا ہے۔ کہاں۔ کیا پاتال میں۔" ـــــ اناکشی

نے کہا۔

''نہیں۔ وہ تمہاری بنائی ہوئی لکڑی کی جھونپڑی میں آ گیا ہے۔ تم دونوں کو اس نے وہیں بلایا ہے۔''۔ بھاشم نے کہا۔

''لکڑی کی جھونپڑی میں۔ اوہ۔ وہ اتنی جلدی کیسے آ گیا۔ اس نے تو کہا تھا کہ جب سارا جنگل صاف ہو جائے گا تو پھر وہ آئے گا''۔۔۔۔۔۔ سانگا نے کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ تم جاؤ فوراً جاؤ اس کے پاس۔ اس نے تم سے کوئی اہم بات کرنی ہے۔''۔۔۔۔۔۔ بھاشم نے غرا کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چلو انکشی۔ طاقوس ایک بہت بڑا اور طاقتور جادوگر بننے والا ہے اور ہر جادوگر ہمارا آقا ہوتا ہے۔ طاقوس بھی ہمارا آقا ہے۔ اس لئے ہمیں فوراً جا کر اس کے حکم کی تعمیل کرنی چاہیے۔''۔۔۔۔۔۔ سانگا نے انکشی سے مخاطب ہو کر کہا تو انکشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔چلو۔''۔۔۔۔۔۔ انکشی نے کہا۔ اسی لمحے بھاشم ہوا بن کر وہاں سے غائب ہو گیا۔ بھاشم کے غائب
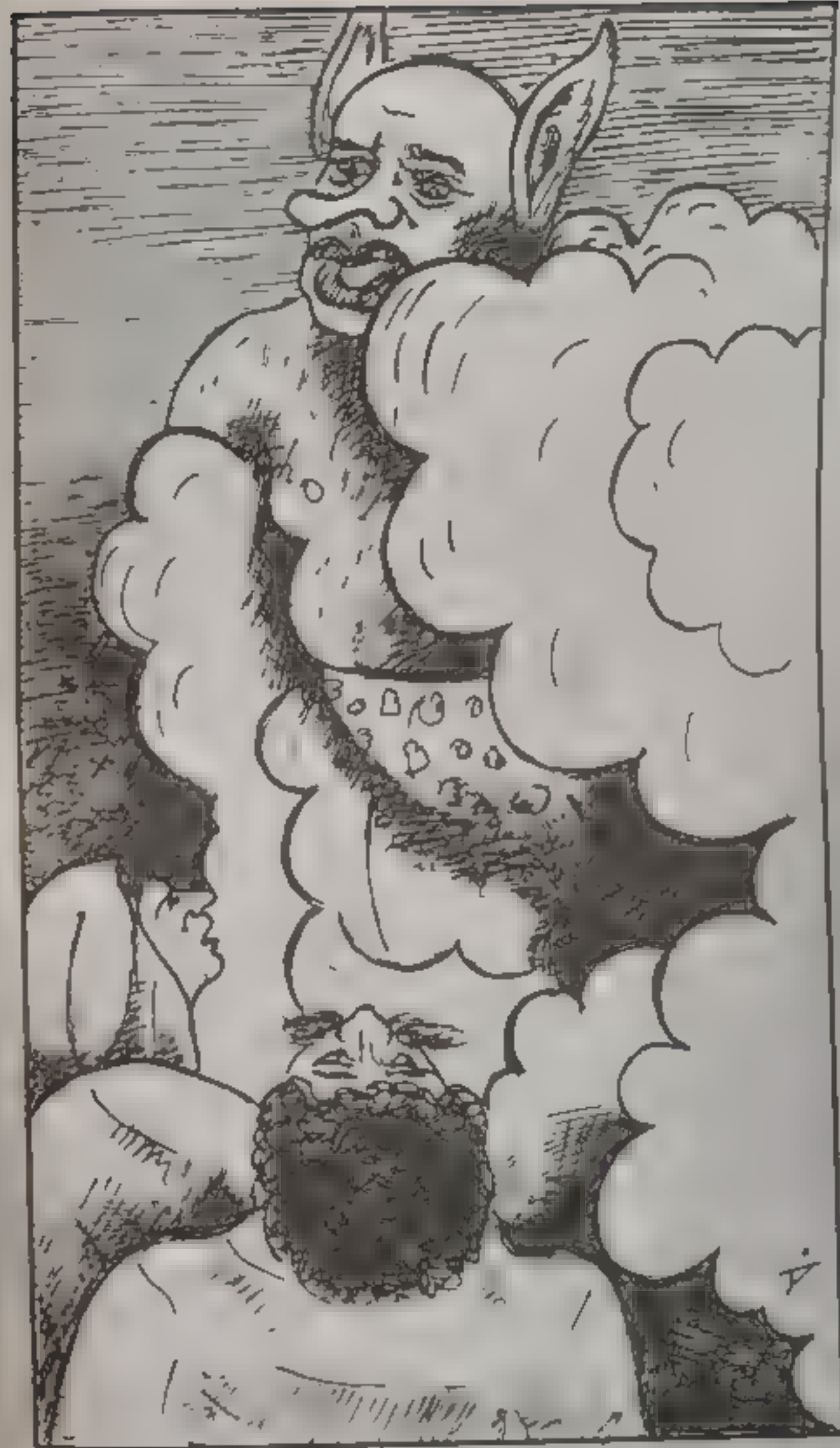
ہوتے ہی اناشی اور سانگا مڑے اور اس طرف بڑھتے
گئے جہاں درختوں کے جھنڈ میں انہوں نے طاقوس
جادوگر کے لیے لکڑی کی جھونپڑی بنائی تھی۔ مسلسل اور
کافی دیر چلتے رہنے کے بعد وہ دونوں لکڑی کی جھونپڑی
میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک سیاہ فام اور دبلا پتلا بوڑھا
انسان موجود تھا۔ اس بوڑھے جادوگر کی شکل بے حد
بھیانک تھی۔ اس کے بال برف کی طرح سفید تھے۔

''آؤ سانگا، اناشی۔ میں تم دونوں کا ہی انتظار کر رہا
تھا۔''_____بوڑھے طاقوس جادوگر نے ان دونوں کو دیکھ
کر کہا۔

''ہمیں کیوں بلایا ہے آقا۔ ہم جنگل میں تمہارے
لئے ہی جانوروں کو بھگا رہے تھے اور انہیں بدک کر
رہے تھے۔''_____سانگا نے کہا۔ اناشی بھی غور سے
اس جادوگر کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''میں یہاں ایک بہت ضروری کام کے لیے آیا
ہوں۔ پاتال میں جو میں جادوئی عمل کر رہا تھا وہ ختم
ہو گیا ہے۔ اب مجھے اس جنگل میں آ کر اپنا باقی عمل
پورا کرنا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ میں

پاتال میں اس جگہ جہاں میں جادوئی عمل کر رہا تھا
وہاں شیطان کو آخری بھینٹ دے سکوں۔ بھینٹ دیئے
بغیر شیطان اپنے نائب کو میرے پاس کبھی نہیں بھیجے گا
جو میرے لئے وہ جادو منتر لائے گا جس کا مجھے ان
جنگلوں میں عمل کرنا ہے۔ میں پاتال میں چونکہ اپنی کسی
طاقت اور اپنے کسی جادو کا استعمال نہیں کر سکتا تھا۔
اس لئے مجھے مجبوراً یہاں آنا پڑا۔ تم دونوں نے ابھی
پورے جنگل کو جانوروں اور پرندوں سے صاف نہیں
کیا۔ ان جانوروں اور پرندوں کی وجہ سے میں یہاں
بھی اپنی کسی طاقت اور جادو کو کام میں نہیں لا سکتا۔
زیادہ سے زیادہ میں بھاشم کو تم دونوں کے سامنے لا
سکتا ہوں تاکہ وہ تم دونوں کو میرا پیغام پہنچا سکے۔ اس
لئے میں نے تم دونوں کو یہاں بلایا ہے۔ تم دونوں
مجھے بھینٹ لا کر دو تاکہ میں پاتال سے اس جنگل میں
آ سکوں اور اپنا جادوئی عمل پورا کر کے ساری دنیا پر
قبضہ کر سکوں۔''_____طاقوس جادوگر نے کہا۔

''کیا بھینٹ چاہیے۔ جس سے تمہارا مسئلہ حل ہو سکتا
ہے۔''_____اناشی نے کہا۔

"بھینٹ کے لیے مجھے ایک سفید فام طاقتور انسان اور ایک بندر چاہیے۔ ایسا انسان جو جانوروں کی زبان بول اور سمجھ سکتا ہو اور اس کے ساتھ کسی ایسے بندر کی دوستی ہو جس کے بال بھورے ہوں اور کسی انسان نے ہی اسے بچپن سے پالا ہو۔ دونوں دوست ہوں اور اکٹھے ہی کھاتے پیتے ہوں۔"ــــــ طاقوس نے کہا۔

"انسان۔ اوہ مگر ان جنگلوں میں تو شاید کوئی انسان نہیں ہے کیونکہ ہم گزشتہ کئی دنوں سے یہاں گھوم پھر رہے ہیں اور ہمیں کوئی انسان تو کیا، اس کے پیروں کے نشان تک دکھائی نہیں دیئے۔ البتہ بندر یہاں بہت ہیں۔"ــــــ سانکا نے کہا۔

"ان جنگلوں کے دوسرے حصوں میں یقیناً انسان ہوں گے مگر جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ سب قبیلوں کے وحشی اور سیاہ فام ہیں۔ تم کہہ رہے ہو کہ تمہیں سفید فام انسان چاہیے اور وہ بھی ایسا انسان جس کا ساتھی بھورے بالوں والا ایک بندر ہو جسے اس انسان نے بچپن سے پالا ہو۔ ایسا انسان اور بندر بھلا ہمیں کہاں ملے گا۔"ــــــ اناکشی نے حیران ہوتے ہوئے

کہا۔

"یہ میں نہیں جانتا۔ میں تو بس اتنا جانتا ہوں کہ مجھے اگلے تین دنوں کے اندر اندر ایک سفید فام انسان اور بھورے بالوں والے ایک بندر کی بھینٹ دینی ہے جو ایک دوسرے کی زبانیں جانتے ہوں اور دوست ہوں۔ تم دونوں کہیں بھی جا کر انہیں تلاش کرو۔ مجھے واپس پاتال میں جانا ہے۔ میں تمہاری مدد کے لیے زیادہ سے زیادہ بھاشم کو یہاں چھوڑ جاؤں گا۔ وہ ان تمام جنگلوں کو کھنگال لے گا۔ اسے جہاں بھی سفید فام انسان اور بھورے بالوں والا بندر نظر آئے گا وہ ان کے بارے میں فوراً تمہیں بتا دے گا۔ پھر تم دونوں وہاں جا کر اور ان دونوں کو باندھ کر اس جھونپڑی میں لے آؤ گے۔ جیسے ہی وہ اس جھونپڑی میں آئیں گے مجھے ان کا پتہ چل جائے گا اور میں انہیں فوراً پاتال میں کھینچ لوں گا۔"ــــــ طاقوس جادوگر نے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ بھاشم کو اگر تم یہاں چھوڑ جاؤ تو ہمیں تمہاری بھینٹ کی تلاش میں خوار نہیں ہونا پڑے گا۔ وہ بس ہمیں اتنا بتا دے کہ وہ دونوں کہاں ہیں تو

میں اور ناشی وہاں جا کر انہیں اپنی طاقتوں سے یہاں لے آئیں گے۔"_____ سانگا نے کہا۔

"بھاشم یہیں ہے۔ تم جب بھی اس کا نام لو گے وہ تمہارے سامنے آ جائے گا۔ اور ہاں مجھے تین دنوں کے اندر اندر سفید فام انسان اور اس کے دوست بھورے بندر کی بھینٹ مل جانی چاہیے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو شیطان مجھ سے ناراض ہو جائے گا اور میں ہمیشہ کے لیے پاتال میں ہی قید ہو کر رہ جاؤں گا۔"_____ طاقوس جادوگر نے کہا۔

"تم فکر مت کرو آقا۔ ہم تمہارے لئے ہر صورت بھینٹ حاصل کریں گے۔ ہمارے ہوتے ہوئے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"_____ ناشی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں واپس جا رہا ہوں۔ باہر بھاشم موجود ہے۔ اسے فوراً جنگلوں میں بھیج دو۔ وہ سفید فام انسان اور اس کے دوست بھورے بندر کی تلاش میں زیادہ وقت نہیں لگائے گا۔"_____ طاقوس جادوگر نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر ادھر ادھر

لہرائے اور وہاں سے غائب ہو گیا۔

"آؤ۔ بھاشم سے بات کریں۔ اگر ان جنگلوں میں وہی ایک انسان موجود ہے جس کا رنگ سفید ہے اور جو جانوروں کی زبان جانتا ہے اور اس کا وہی بندر دوست ہے تو بھاشم واقعی جلد ہی اسے ڈھونڈ نکالے گا اور پھر ہم وہاں جا کر ان دونوں کو وہاں سے لے آئیں گے۔"_____ سانگا نے کہا اور ناشی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں جھونپڑی سے نکلتے چلے گئے۔

منکو حیرانی سے اس بھورے شیر کو دیکھ رہا تھا جس نے جھیل کے کنارے دو ہرن مار گرائے تھے اور بڑے مزے سے ان کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہا تھا جبکہ ٹارزن جھیل میں بڑے اطمینان بھرے انداز میں نہا رہا تھا۔

منکو جانتا تھا کہ ٹارزن نے انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں پر بھی ہرنوں اور خرگوشوں کے شکار پر پابندی لگا رکھی تھی۔ گوشت خور جانور زیادہ سے زیادہ جنگلی چوہے اور چھوٹے موٹے جانوروں کا شکار کر کے کھا سکتے تھے مگر یہ شیر ٹارزن کی موجودگی میں ہرنوں کو مار کر کھا رہا تھا اور یہ شیر ان جنگلوں کا بھی معلوم نہیں

ہو رہا تھا۔

منکو جنگل سے ٹارزن کے لئے پھل اور شہد کے چھتے لایا تھا اور ایک بڑی چٹان پر بیٹھا ٹارزن کے نہانے سے فارغ ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ ٹارزن سے اسی شیر کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا۔ ٹارزن تھوڑی ہی دیر میں نہا کر باہر آ گیا اور چٹان پر چڑھ کر منکو پاس آ کر بیٹھ گیا۔

"سردار۔ کیا تم نے اس جنگل کی سرداری چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"——منکو نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ کیوں۔ میں بھلا سرداری کیوں چھوڑوں گا۔" ٹارزن نے حیران ہو کر کہا۔

"سرداری نہیں چھوڑی تو کیا تم نے جنگل کے جانوروں پر توجہ دینی چھوڑ دی ہے۔"——منکو نے کہا۔

"نہیں۔ یہ بات بھی نہیں ہے۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو۔"——ٹارزن نے کہا۔ اسے منکو کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔

"تم نے سرداری بھی نہیں چھوڑی۔ جنگلوں کے جانوروں پر توجہ بھی دینا چھوڑ دی ہے تو میں یہی کہوں گا کہ تم کتنے بوڑھے ہو گئے ہو۔"____ منکو نے اسی انداز میں کہا۔ ٹارزن حیرانی سے اس کی شکل دیکھ رہا تھا۔ وہ سمجھا کہ شاید منکو اس سے مذاق کر رہا ہے مگر منکو بے حد سنجیدہ تھا۔

"میں اور بوڑھا۔ کیا بات ہے منکو۔ کیا جنگل میں جا کر تم نے کوئی نشے والی بوٹی تو نہیں کھالی جو اس طرح بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔"____ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بہکی بہکی باتیں نہیں کر رہا۔ جو بوڑھا ہوتا ہے اس کی بینائی بھی کم ہو جاتی ہے اور بینائی کم ہونے والے کو ارد گرد کا ماحول نظر نہیں آتا اور شاید بڑھاپے میں سننے والی صلاحیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ تم بوڑھے ہو گئے ہو اسی لئے شاید تمہیں بھی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی اور نہ کچھ دکھائی دے رہا ہے۔"____ منکو نے سنجیدگی سے کہا۔

"اگر سنائی نہ دے رہا ہو تو میں تمہاری باتوں کا

جواب کیسے دے رہا ہوں۔ اور تم میرے سامنے بیٹھے ہو۔ تم ناشتے میں میرے لئے شہد کے دو چھتے، چار ناریل، سیب، کیلے اور انگور لائے ہو۔ یہ سب مجھے نظر آ رہے ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ میں بوڑھا نہیں ہوا۔"____ ٹارزن نے ہنستے ہوئے کہا۔ اسے اب بھی منکو کی باتیں مذاق معلوم ہو رہی تھیں۔

ٹارزن نے ادھر ادھر دیکھا پھر اس کی نظر اباگا شیر پر پڑی جو ہرن کھا رہا تھا تو اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"اب سمجھا۔ تم یہ سب شاید اباگا شیر کی وجہ سے کہہ رہے ہو۔"____ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ غیر علاقے کا شیر یہاں تمہاری موجودگی میں معصوم ہرنوں کا شکار کر کے کھا رہا ہے۔ اور تم یہاں بیٹھے ہنس رہے ہو۔ حیرت ہے۔"____ منکو نے کہا۔

"اسے میں نے ہی یہاں شکار کرنے کے لئے کہا تھا۔"____ ٹارزن نے کہا۔

"تم نے۔ مگر کیوں۔ تمہارے تو اصول بے حد سخت

میں مصروف ہو گیا۔ یہ سب باتیں سن کر منکو کا کچھ کھانے کو دل تو نہیں چاہ رہا تھا مگر ٹارزن کو کھاتے دیکھ کر اس نے بھی کیلے چھیل کر کھانے شروع کر دیئے تھے۔ ٹارزن نے جب اسے بتایا کہ دونوں پراسرار انسان خاص طور پر بندروں کی تاک میں رہتے ہیں تو منکو بے حد ڈر گیا۔

"مجھے تو یہ بدروحوں کا ہی چکر معلوم ہو رہا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کاشر جنگلوں میں جانے سے پہلے ایک بار آکو بابا سے جا کر ضرور مل لینا۔ ایسا نہ ہو تم انہیں عام انسان سمجھ کر وہاں چلے جاؤ اور وہ پراسرار انسان یا بدروحیں تمہارے لئے مصیبت بن جائیں۔"——منکو نے کیلے کھاتے ہوئے کہا۔

"وہ انسان ہیں یا بدروحیں۔ آکو بابا کے پاس جانے کا میں بھی سوچ رہا ہوں۔ باگا شیر نے ان کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اسے سن کر میرا آکو بابا سے ملنا بے حد ضروری ہے۔"——ٹارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹارزن نے پھل کھا کر شہد اور پھر ناریل کا پانی پیا اور چٹان سے اتر کر نیچے

آگیا۔ اس نے اباگا شیر کو وہیں انتظار کرنے کے لیے کہا اور پھر منکو کو ساتھ لے کر کاچار قبیلے کی طرف چل پڑا۔

کاچار قبیلے میں پہنچ کر وہ قبیلے کے دوسرے سرے کی طرف چلا گیا جہاں آکو بابا کی جھونپڑی تھی۔ آکو بابا جھونپڑی میں ہی تھے اور آنکھیں بند کئے عبادت میں مصروف تھے۔ انہیں عبادت میں مصروف دیکھ کر ٹارزن خاموشی سے ان کے سامنے گھاس پر بیٹھ گیا۔ منکو جھونپڑی کے باہر ہی رک گیا تھا۔

آکو بابا کافی دیر تک عبادت کرتے رہے۔ پھر انہوں نے عبادت ختم کی اور آنکھیں کھول کر ٹارزن کی طرف دیکھنے لگے۔ انہیں عبادت ختم کرتے اور آنکھیں کھولتے دیکھ کر ٹارزن نے انہیں مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"تو تم شیطان کے پجاریوں کے بارے میں جاننے کے لیے آئے ہو۔"——آکو بابا نے اس کے سلام کا جواب دے کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ٹارزن جانتا تھا کہ آکو بابا بہت باخبر انسان ہیں۔ اس لئے اب اسے ان

کی باتوں پر کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی۔

"جی آکو بابا۔ ابا کاشیر نے مجھے بتایا ہے کہ کاشار جنگلوں کے جانور انتہائی پریشانی اور مصیبت کا شکار ہیں اور ان کی پریشانی ان دو پراسرار انسانوں کی وجہ سے ہے جو ان جانوروں کو ہلاک کر کے ان کے دل نکال کر کھا جاتے ہیں۔"۔۔۔ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"وہ انسان نہیں بدروحیں ہیں۔ سانگا اور ناشی۔" آکو بابا نے کہا اور ٹارزن چونک پڑا۔

"بدروحیں۔ اور یہ سانگا اور ناشی کیا ان کے نام ہیں۔"۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہاں۔"۔۔۔ آکو بابا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"اوہ۔ کب سے وہ جانوروں کے دل نکال کر کھا رہی ہیں۔ وہ نہ رات کو سوتی ہیں اور نہ دن کو اور جب بھی کوئی جانور ان پر حملہ کرتا ہے تو وہ اچھل کر دور جا گرتا ہے۔"۔۔۔ ٹارزن نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہی بات ہے۔ وہ بدروحیں کاشار جنگلوں میں ان جنگلوں کا صفایا کرنے کے لیے آئی ہیں۔" آکو بابا نے کہا۔

"جنگلوں کا صفایا کرنے۔ میں سمجھا نہیں۔" ٹارزن نے حیران ہو کر کہا اور آکو بابا اسے تفصیل بتانے لگے کہ سانگا اور اناشی نامی بدروحیں ان جنگلوں میں کیوں آئی تھیں۔ ساری تفصیل سن کر ٹارزن کے چہرے پر شدید غصہ آگیا تھا۔

"ایک جادوگر اپنا جادوئی عمل پورا کرنے کے لیے اتنا بڑا جنگل خالی کرانا چاہتا ہے۔ یہ تو ظلم ہے بہت بڑا ظلم۔"۔۔۔ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"صرف یہی نہیں۔ ان بدروحوں کو تمہاری اور منکو کی بھی تلاش ہے۔"۔۔۔ آکو بابا نے کہا تو ٹارزن ایک بار پھر چونک پڑا۔

"اوہ۔ مگر وہ مجھے اور منکو کو کیوں تلاش کرنا چاہتی ہیں۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے کیا۔"۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہاں۔ طاقتور جادوگر پاتال میں جہاں جادوئی عمل

کر رہا ہے۔ وہ جگہ چھوڑنے کے لیے اسے ہر حال میں اسی جگہ کسی ایسے انسان اور ایک بندر کی بھینٹ دینی ہو گی جو ایک دوسرے کے دوست ہوں۔ ایک دوسرے کی زبانیں جانتے ہوں اور ان جنگلوں میں تم ہی وہ واحد انسان ہو جو سفید فام ہو۔ ایک بندر تمہارا دوست ہے اور تم دونوں ایک دوسرے کی زبان جانتے ہو۔"۔۔۔۔ آکو بابا نے کہا اور ٹارزن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے۔

"اس جادوگر کے ارادے بے حد خطرناک ہیں آکو بابا۔ اور جس طرح شیطان بدروحیں کاشار جنگلوں میں جانوروں کو ہلاک کر رہی ہیں۔ وہ تو سچ مچ سارے کے سارے جنگلوں کو خالی کر دیں گی۔ یہ ظلم ہے اور میں اس ظلم کو برداشت نہیں کر سکتا۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ میں طاقوس جادوگر اور ان شیطان بدروحوں کے خلاف کام کرنا چاہتا ہوں۔ میں انہیں ان کے شیطانی ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

"میں جانتا تھا تم یہی کہو گے۔ اور مجھے خوشی ہے

کہ ان شیطانوں کے خلاف تم نے خود ہی کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ طاقوس جادوگر اور شیطان بدروحیں واقعی بے حد ظالم، بے رحم اور سفاک ہیں۔ طاقوس جادوگر پتال میں جادوئی عمل کے دوران شیطان کو خوش کرنے کے لیے بے شمار انسانوں کو ہلاک کر چکا ہے۔ اس لئے ان شیطان بدروحوں اور اس ظالم جادوگر کا خاتمہ بے حد ضروری ہے۔ اگر وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گئے تو اس سے ساری دنیا کے انسان مصیبت میں پڑ جائیں گے۔"۔۔۔۔ آکو بابا نے کہا۔

"تو پھر آپ میری مدد کریں اور مجھے بتائیں کہ میں طاقوس جادوگر اور شیطان بدروحوں کو کیسے جہنم میں پہنچا سکتا ہوں۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

"اس کے لئے تمہیں اور منکو کو کاشار کے جنگلوں میں جانا ہوگا۔"۔۔۔۔ آکو بابا نے کہا۔

"وہ تو میں پہلے سے ہی تیار ہوں۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

"اب میری باتیں دھیان سے سنو۔ میں جو کہوں اسے اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینا اور حرف بہ

حرف نہ پر عمل کرنا۔ میری ہدایت پر عمل کر کے تم
شیطان بدروحوں اور طاقتور جادوگر کو ختم کر سکتے ہو۔
اور اگر تم نے ذرا سی بھی لاپرواہی یا غفلت کا مظاہرہ
کیا تو تم بہت بڑی مصیبت میں پھنس جاؤ گے پھر اس
مصیبت سے تمہیں کوئی بھی نجات نہیں دلا سکے گا۔"
آکو بابا نے کہا۔ وہ چند لمحوں کے لئے خاموش ہوئے
اور پھر نارزن کو بتانے لگے کہ اسے کیا کرنا ہے۔

"ٹھیک ہے آکو بابا۔ میں سمجھ گیا۔ میں آپ کی
ہدایت پر حرف بہ حرف عمل کروں گا تاکہ شیطان
جادوگر اور شیطان بدروحوں کو جلد سے جلد ان کے انجام
تک پہنچا سکوں۔" ـــــ ساری باتیں سن کر نارزن نے
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس نے آکو بابا کی
ساری باتیں ذہن نشین کر لی تھیں۔ آکو بابا نے اسے
منکو کے لئے بھی ہدایات دی تھیں۔

اس بار آکو بابا نے اسے جادوئی واروں سے محفوظ
رہنے اور جادوگر اور شیطان بدروحوں سے مقابلے کے
لئے کوئی کراماتی چیز نہیں دی تھی۔ انہوں نے نارزن کو
جو ہدایات دی تھیں۔ ان ہدایات کے مطابق نارزن اور

منکو کو طاقتور جادوگر اور شیطان بدروحوں کو بغیر کسی
ہتھیار کے فنا کرنا تھا۔

آکو بابا نے نارزن کو مزید ہدایات دیں اور پھر
اسے جانے کی اجازت دے دی۔ نارزن نے آکو بابا
کو سلام کیا اور پھر اٹھ کر وہ ان کی جھونپڑی سے باہر
آ گیا۔ جہاں منکو بے چینی سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔

دھماکا ہوا۔ دھواں سا اٹھا اور دوسرے لمحے سانگا اور اناشی کے سامنے سیاہ فام بھاشم نمودار ہو گیا۔ اسے دیکھ کر سانگا اور اناشی چونک پڑے۔ وہ دونوں طاقوس جادوگر کے کہنے کے مطابق لکڑی کی جھونپڑی سے باہر آئے تو باہر واقعی بھاشم آ گیا۔

ان دونوں نے بھاشم کو طاقوس جادوگر کا پیغام دیا تو بھاشم اس سفید فام انسان کی تلاش کے لئے غائب ہو گیا جس کا بھورے بالوں والا ایک بندر دوست ہو اور وہ دونوں ایک دوسرے کی زبانیں جانتے ہوں۔ بھاشم کے جانے کے بعد وہ دونوں جنگل کے جانوروں کو تلاش کرنے، انہیں ہلاک کرنے اور ان کا دل نکال کر

کھانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے تھے۔ بھاشم شام ہونے سے پہلے لوٹ آیا تھا۔

"کچھ پتہ چلا۔"——اناشی نے بھاشم کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اناشی۔ میں نے پتہ چلا لیا ہے۔ یہاں سے دور دوسرے جنگلوں میں ایک ایسا سفید فام انسان موجود ہے۔ جو نہ صرف بندروں کی بلکہ جنگل کے تمام جانوروں کی زبانیں بول اور سمجھ سکتا ہے۔ اس کا ایک بندر بھی دوست ہے جسے اس سفید فام انسان نے بچپن سے پالا تھا اور وہ دونوں ایک ساتھ کھاتے پیتے ہیں۔"——بھاشم نے اپنی مخصوص بھاری اور گھن گرج جیسی آواز میں کہا۔

"بہت خوب۔ اس انسان کا نام کیا ہے اور وہ یہاں سے کتنی دور رہتا ہے۔"——اناشی نے خوش ہو کر کہا۔ اس کی باتیں سن کر سانگا کے چہرے پر بھی عجیب سی مسکراہٹ آ گئی تھی۔

"اس انسان کا نام ٹارزن ہے اور اس کے دوست بندر کا نام منکو ہے اور وہ یہاں سے بیس ہزار تیزوں

کے فاصلے پر رہتے ہیں۔"۔۔۔۔ بھاشم نے کہا۔

"بیس ہزار نیزوں کا فاصلہ۔ اوہ۔ یہ تو بہت زیادہ ہے۔ اگر ہم اس طرف رکے بغیر بھی دوڑتے جائیں تو ہمیں چار دن لگ جائیں گے۔ اتنا ہی وقت ہمیں واپسی میں بھی لگے گا۔ جبکہ آقا نے ہمیں ان دونوں کو تین دنوں کے اندر اندر لانے کا حکم دیا ہے۔"۔۔۔۔ سانگا نے پریشان ہو کر کہا۔

"ہاں۔ واقعی اس طرح تو بہت دیر ہو جائے گی۔ آقا وقت پر بھینٹ نہیں دے سکیں گے اور اگر وہ بھینٹ نہ دے سکے تو انہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاتال میں ہی قید کر دیا جائے گا۔"۔۔۔۔ اناکشی نے کہا۔

"تم بتاؤ بھاشم۔ ہم اس سفید فام انسان ٹارزن اور بندر منکو تک جلد سے جلد کیسے پہنچ سکتے ہیں۔"۔۔۔۔ سانگا نے بھاشم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فاصلہ بہت زیادہ ہے۔ لیکن تم دونوں اگر جاگوبا نسل کے شیروں کو اپنے قابو میں کر لو تو تم ان پر سوار ہو کر جلد سے جلد وہاں پہنچ جاؤ گے۔ جہاں ٹارزن اور منکو رہتے ہیں۔ ان جنگلوں میں جاگوبا نسل کے شیر

جنگلی چیتے اور اور چیتوں سے بھی زیادہ تیز رفتار
ہیں۔" ـــــ بھاشم نے کہا۔
"اوہ۔ کیا اس نسل کے شیر اس جنگل میں کہیں
موجود ہیں۔" ـــــ سانگا نے چونک کر کہا۔
"ہاں۔ اس نسل کے شیر اسی جنگل میں رہتے ہیں۔"
بھاشم نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔
"تب ٹھیک ہے۔ ہم انہی شیروں کی سواری کریں
گے اور جتنی جلدی ہو سکے گا ہم دوسرے جنگلوں میں
پہنچ جائیں گے اور پھر ٹارزن اور منکو کو لے کر یہاں
واپس آجائیں گے۔" ـــــ اناکشی نے کہا۔
"بھاشم۔ تم پتہ کرو جاگوبا نسل کے شیر جنگل کے
کس حصے میں اور کہاں ہیں اور یہ دو مالائیں لے جاؤ
اور ایک ایک مالا جاگوبا نسل کے شیروں کی گردنوں میں
ڈال دینا۔ ان مالاؤں کی وجہ سے شیر فوراً ہمارے تابع
ہو جائیں گے اور خود ہی ہمارے پاس آجائیں گے۔"
سانگا نے کہا اور اس نے گلے سے دو ہڈی کے دانوں
کی بنی ہوئی مالائیں اتار کر بھاشم کی طرف بڑھا دیں۔
"تمہیں ان دونوں کی تلاش میں کہیں جانے کی

ضرورت نہیں ہے۔" ـــــ بھاشم نے کہا۔
"کیوں ضرورت نہیں ہے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔
اگر ہم وہاں نہیں جائیں گے تو ٹارزن اور منکو کو یہاں
کیسے لائیں گے۔" ـــــ اناکشی نے اسے گھور کر کہا۔
"تم دونوں بے فکر رہو۔ جاگوبا نسل کے ایک شیر
ابکا نے ٹارزن کو جا کر تم دونوں کے بارے میں سب
کچھ بتا دیا ہے۔ اس ٹارزن کو تم دونوں اور آقا حاقوس
پر بے حد غصہ ہے۔ وہ تم دونوں کو فنا کرنے اور آقا
حاقوس کو ہلاک کرنے یہاں خود آ رہا ہے۔" ـــــ بھاشم
نے کہا۔
"آدم زاد ٹارزن۔ وہ ہمیں فنا کرنے آ رہا ہے۔"
سانگا نے بری طرح سے چونک کر کہا۔
"ہاں اور اس کے ساتھ اس کا دوست بندر منکو بھی
ہے۔ جب وہ دونوں یہاں آئیں تو تم فوراً ان کو قابو
میں کر لینا۔ تم نے آقا کے لئے جو ہڈی کی جھونپڑی
بنائی ہے۔ ٹارزن اور منکو کو باندھ کر تم جیسے ہی
جھونپڑی میں لے جاؤ گے۔ وہ فوراً غائب ہو کر آقا
کے پاس پاتال میں پہنچ جائیں گے اور آقا جلد سے

جلد ان دونوں کی بھینٹ دے دے گا۔" بھاشم نے کہا۔

"کیا انہیں باندھنا ضروری ہے۔ ہم خود تو غائب نہیں ہو سکتے۔ مگر جادو کے زور سے ہم انہیں ایک لمحے میں غائب کر کے جھونپڑی میں پہنچا سکتے ہیں۔" اناکشی نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں غائب کر کے جھونپڑی میں مت بھیجنا۔ وہ دونوں شیطان کی بھینٹ ہیں اور شیطان کی بھینٹ کو زندہ حالت میں باندھا جانا ضروری ہے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہیں کیا کرنا ہے اور انہیں کیسے باندھنا ہے۔" بھاشم نے کہا اور پھر وہ ٹارزن اور منکو کو باندھنے کی تفصیل بتانے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جیسے کہہ رہے ہو۔ ہم ویسا ہی کریں گے۔ مگر وہ یہاں کب آئیں گے۔ تم نے بتایا ہے کہ ٹارزن کا جنگل یہاں سے بہت دور ہے۔ اسے یہاں آتے آتے تو کئی دن لگ جائیں گے۔" سانگا نے کہا۔

"نہیں۔ وہ کل صبح تک یہاں پہنچ جائیں گے۔ ان

کے ساتھ ابکا نامی شیر ہے۔ وہ انہیں جلد سے جلد یہاں لے آئے گا۔" بھاشم نے کہا۔

"تو ہمیں ان کا کل صبح تک انتظار کرنا پڑے گا۔" اناکشی نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی تو نہیں ہے۔" سانگا نے کہا اور پھر وہ تینوں خاموش ہو گئے۔ ٹارزن اور منکو کے صبح تک کاشار جنگلوں میں آنے سے پہلے وہ ان کے انتظار کے سوا ظاہر ہے اور کر بھی کیا سکتے تھے۔

منکو ٹارزن کے ساتھ کاشار جنگلوں میں نہیں جانا چاہتا تھا۔ اسے تو اس خیال سے ہی ہول آ رہے تھے کہ اس نے جن پر اسرار انسانوں کو بھوت یا بدروحیں کہا تھا وہ سچ مچ بدروحیں تھیں۔

ٹارزن نے منکو کو سمجھایا کہ یہ آکو بابا کا حکم ہے۔ اس لئے اسے ہر حال میں کاشار جنگلوں میں جانا پڑے گا۔ ٹارزن اور منکو جب تک دونوں مل کر جستجو نہیں کریں گے وہ بدروحیں نظر نہیں آئیں گی۔ ٹارزن نے منکو کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ آکو بابا نے ان دونوں کو کیا ہدایات دی ہیں۔ جس پر منکو اس کے ساتھ کاشار جنگلوں میں جانے کے لیے مان گیا تھا۔

وہ دونوں آکو بابا سے مل کر واپس وسطی جھیل کی طرف آ گئے جہاں ابا کا شیر بے چینی سے ان کا انتظار کر رہا تھا۔ ٹارزن نے اسے ساتھ لیا اور پھر وہ تینوں کاشار جنگلوں کی طرف روانہ ہو گئے۔

ابا کا شیر کے کہنے پر ٹارزن اور منکو اس پر سوار ہو گئے تھے اور ابا کا شیر کسی تیز رفتار گھوڑے کی طرح ان دونوں کو لئے آندھی اور طوفان کی طرح کاشار جنگلوں کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

ٹارزن اور منکو پہلی بار کسی جاگوبا نسل کے شیر کی سواری کر رہے تھے۔ انہیں پہلی بار اس بات کا پتہ چلا تھا کہ جاگوبا نسل کے شیر وزن اٹھا کر بھی اس قدر تیز رفتاری سے دوڑ سکتے ہیں۔ ٹارزن نے ابا کا شیر کی گردن کے بال پکڑ رکھے تھے اور منکو اس کی گردن پر کسی جونک کی طرح چپکا ہوا تھا۔ ابا کا شیر بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے دوڑ رہا تھا اور وہ اس قدر اونچی اونچی چھلانگیں لگا رہا تھا کہ ٹارزن بھی اس کی اتنی اونچی چھلانگ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا تھا۔

ابا کا شیر کی تیز رفتاری سے ٹارزن کو امید تھی کہ

نہیں تاشار جنگلوں میں پہنچنے میں زیادہ وقت نہیں لگے
گا۔ تین چار دنوں کا فاصلہ وہ ایک رات میں ہی طے
کر لے گا۔ اباگا شیر تیز رفتاری سے بھاگنے کے ساتھ
ساتھ رات کے اندھیرے میں بھی دیکھنے کی صلاحیت
رکھتا تھا۔ وہ جنگلوں، وادیوں، ٹیلوں، ندی نالوں اور
چٹیل میدانوں سے گزرتا ہوا تاشار جنگلوں کی طرف بڑھ
جا رہا تھا اور اس قدر اندھیرا ہونے کے باوجود بھی وہ
اپنے راستے سے نہیں بھٹکا تھا۔

ایک دو جگہ ٹارزن نے رک کر آرام کر لینا
مناسب سمجھا تھا۔ کیونکہ تاشار جنگلوں میں پہنچتے ہی ان
کی شیطانی بدروحوں سے مڈبھیڑ ہو سکتی تھی۔ پھر شاید
انہیں آرام کرنے کا موقع بھی نہ ملتا۔ منکو خاصا ڈرا ہوا
تھا مگر وہ بالکل خاموش تھا۔

دن نکلتے ہی اباگا شیر نے ان دونوں کو تاشار جنگلوں
میں پہنچا دیا۔ اس نے ان دونوں کو جنگل کے کنارے
پر ہی اتار دیا تھا۔

"بس سردار ٹارزن۔ میں اور آگے نہیں جاؤں گا۔ وہ
دونوں بدکار انسان کہیں بھی ہو سکتے ہیں۔ اگر انہوں

نے مجھے دیکھ لیا تو وہ مجھے فوراً ہلاک کر دیں گے۔ اس
لئے میں اس وقت تک ان جنگلوں سے باہر رہنا چاہتا
ہوں جب تک تم ان دونوں کو بھگا نہیں دیتے یا انہیں
ہلاک نہیں کر دیتے۔"۔۔۔۔اباگا شیر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اباگا شیر۔ تم نے ہمیں اتنی جلدی
یہاں پہنچا دیا ہے۔ ہمارے لئے یہی بہت ہے۔ اب
ہم خود ان دونوں شیطانوں کو تلاش کر لیں گے۔"
ٹارزن نے کہا۔

"بس۔ سردار۔ اگر اجازت دو تو اباگا شیر کے ساتھ
میں بھی یہیں رک جاؤں۔ مجھے آگے جانے سے
بے حد ڈر لگ رہا ہے۔"۔۔۔۔منکو نے ٹارزن کی
طرف دیکھتے ہوئے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں منکو۔ تمہیں میرے ساتھ جانا ہو گا۔ میں نے
تمہیں بتایا تو ہے کہ ان دونوں شیطان بدروحوں کو میں
تمہاری مدد کے بغیر فنا نہیں کر سکتا۔"۔۔۔۔ٹارزن نے
کہا۔

"بدروحیں۔ اوہ۔ کیا وہ دونوں بدروحیں ہیں۔" ٹارزن
کی بات سن کر اباگا شیر نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

بارس اور منگو نے اسے کچھ نہیں بتایا تھا۔ وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ ان جنگلوں میں جادوگر انسان ہیں۔ اب جو اس نے سنا کہ وہ انسان نہیں بلکہ بدروحیں ہیں تو خوف سے اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔

”ہاں۔ وہ بدروحیں ہیں۔ تم گھبراؤ نہیں۔ میں یہاں آگیا ہوں۔ اب وہ بدروحیں زیادہ دیر ان جنگلوں میں نہیں رہیں گی۔ میں ان دونوں کو فنا کر دوں گا۔ پھر تم اور دوسرے جانور آزادی سے اپنے جنگلوں میں رہ سکو گے۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا۔

”وہ بدروحیں ہیں۔ یہ سن کر ہی میرا دل لرز رہا ہے ٹارزن سردار۔ اب تو میں کسی بھی حال میں ان جنگلوں میں نہیں جاؤں گا۔“ ـــــ اباگا شیر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹارزن اس سے کچھ کہتا اباگا شیر مڑا اور تیزی سے ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔

”شاید ڈر کر بھاگ گیا ہے۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا۔

”ڈر تو میں بھی رہا ہوں۔ میرا بھی دل چاہ رہا ہے کہ میں بھی اسی طرح بھاگ جاؤں جس طرح اباگا جیسا طاقتور شیر بھاگ گیا ہے۔ مگر میں ایسا نہیں کر
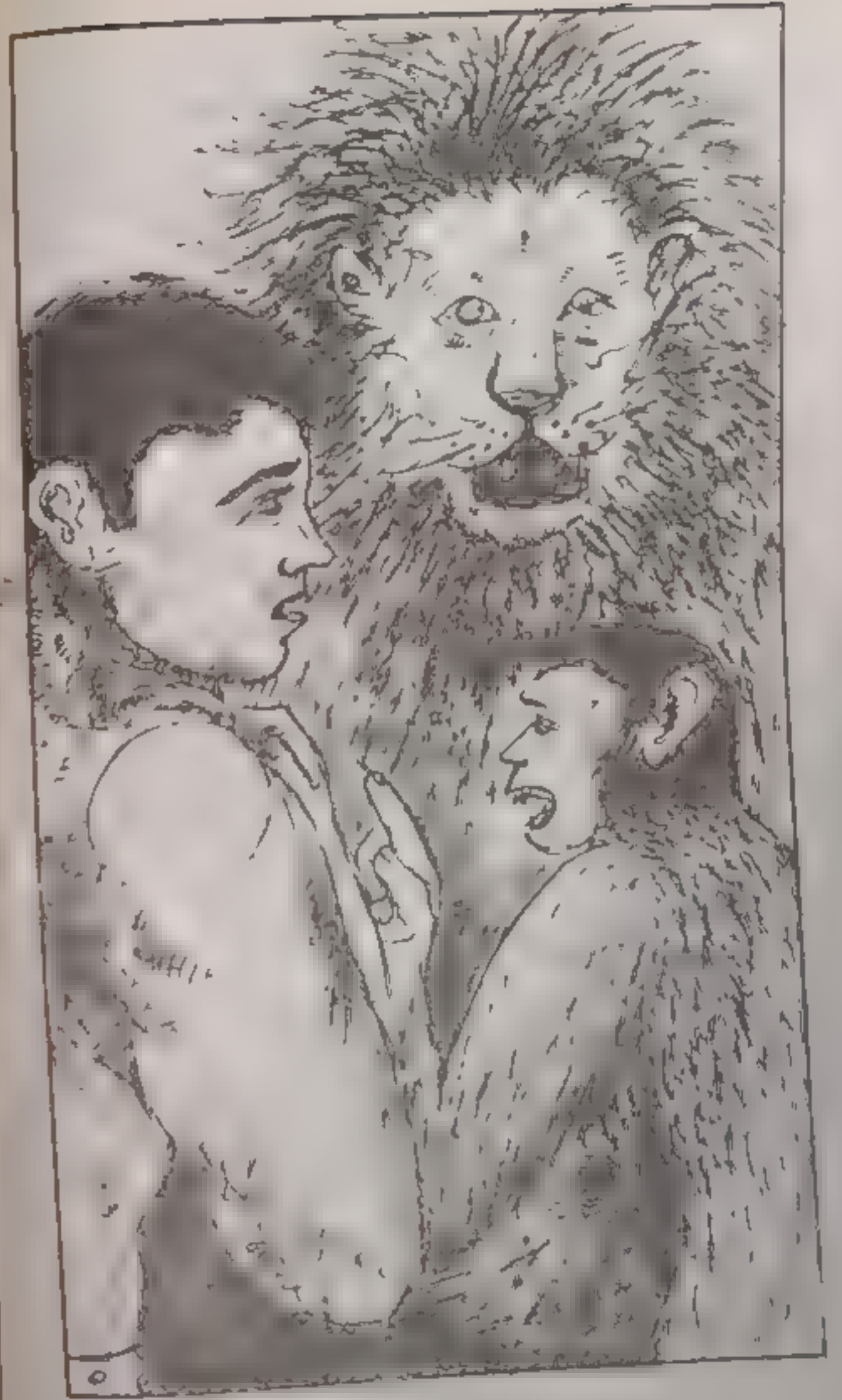
سکتا"۔۔۔۔ منکو نے کہا۔

"کیوں۔ تم ایسا کیوں نہیں کر سکتے۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

"میں یہاں سے بھاگ گیا تو تمہارا کیا ہو گا سردار ٹارزن۔"۔۔۔۔ منکو نے اباگا شیر کی طرح ٹارزن کو صرف سردار کہنے کے بجائے سردار ٹارزن کہا تو ٹارزن بے اختیار ہنس دیا۔

"میرا کیا ہونا ہے۔ اگر تم بھاگ گئے تو مجھے مجبور [illegible] جنگلوں میں جانا پڑے گا۔ تم میرے ساتھ نہیں ہو گے اور تمہاری مدد کے بغیر میں ان بدروحوں [illegible] نہیں کر سکوں گا۔ [illegible] نہیں آ [illegible] مجھے شکار ہونے کا موقع مل جائے گا۔ اس کے سوا اور بھلا کیا ہو سکتا ہے۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

"اسی لئے تو میں چاہنے کے باوجود بھاگ نہیں رہا۔ اگر ان شیطان بدروحوں نے تمہیں شکار کر لیا تو میں تو یونہی بے موت مارا جاؤں گا۔ میری وجہ سے تم ہو اور میں تمہارے بنا کچھ نہیں۔ اگر تم ہو تو میں ہوں۔ تم نہیں تو میں بھی نہیں۔ اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ

اگر مجھے ہر حال میں مرنا ہی ہے تو کیوں نہ میں تمہارے ساتھ ہی مروں۔ مرنے کے بعد کم از کم تمہاری اور میری روحیں ایک ساتھ تو رہیں گی۔" منکو نے کہا تو ٹارزن ہنسنے لگا۔

"اچھا تو تم مرنے کے بعد بھی میرے ساتھ ہی بنے رہنے کا سوچ رہے ہو۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا کروں۔ میں منکو بہادر ہوں اور منکو کی [illegible] ساتھ رہنے سے ہی ٹارزن کی شخصیت پوری ہوتی ہے۔"۔۔۔۔ منکو نے کہا۔

"بڑی گہری باتیں کر رہے ہو۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے اسی طرح سے ہنستے ہوئے کہا۔

"پہلے تو ٹھیک تھی۔ مگر ان جنگلوں میں آ کر کچھ خراب ہو گئی ہے۔ مگر تمہیں بتانے کا کیا فائدہ۔ تم تو جان بوجھ کر مجھے موت کے منہ میں لے جا رہے ہو۔ جانے وہ خبیث بدروحیں کتنی ڈراونی ہوں گی۔ میں تو سوچ رہا ہوں کہ انہیں دیکھ کر ہی کہیں میرا دم نہ نکل

جائے۔" ــــــ منکو نے کہا۔

"وہ ڈراؤنی نہیں ہیں۔ اباگا شیر نے بتایا تھا کہ ان دونوں نے انسانی روپ دھار رکھے ہیں اور وہ بالکل انسانوں جیسی دکھائی دیتی ہیں۔" ــــــ ٹارزن نے کہا۔

"صرف دکھائی ہی دیتی ہیں نا۔ وہ کس وقت کون سا روپ دھار لیں۔ یہ تو تم نہیں کہہ سکتے۔" ــــــ منکو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو ہے۔ وہ واقعی ہمارے سامنے کسی بھی روپ میں آسکتی ہیں۔" ــــــ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"چلو۔ جو ہونا ہے۔ اسے کون روک سکتا ہے۔" منکو نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر کہا اور ٹارزن کے ہونٹوں پر ایک بار پھر مسکراہٹ آگئی۔

"چلو۔" ــــــ ٹارزن نے کہا اور پھر وہ دونوں جنگل کی طرف بڑھ گئے۔

"سردار۔ تم اپنے ساتھ نہ نیزہ لائے ہو، نہ تلوار اور نہ ہی کوئی خنجر۔ کیا خالی ہاتھوں ان بدروحوں سے لڑنا چاہتے ہو۔" ــــــ منکو کو اچانک جیسے کوئی خیال آگیا۔

واقعی ٹارزن اپنا کوئی ہتھیار ساتھ نہیں لایا تھا۔

"ہاں۔ ہمیں خالی ہاتھوں ان سے لڑنا ہے اور کیسے لڑنا ہے۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ اگر بھول گئے ہو تو دوبارہ بتا دیتا ہوں۔" ــــــ ٹارزن نے کہا۔

"نہیں۔ میں بھولا نہیں ہوں۔ آکو بابا کی باتیں اگر تم ذہن نشین کر سکتے ہو تو میں بھی تمہاری بتائی ہوئی ہر بات یاد رکھتا ہوں۔" ــــــ منکو نے کہا۔

"تو پھر ہتھیاروں کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو۔" ــــــ ٹارزن نے کہا۔

"اس جنگل میں قدم رکھتے ہی میرا دل دھڑکنا شروع ہو گیا ہے۔ اپنا خوف دور کرنے کے لئے میں نے تم سے کوئی بات تو کرنی ہی تھی۔" ــــــ منکو نے معصومیت سے کہا۔

"اگر مجھ سے باتیں کرتے ہوئے تمہارا خوف دور ہوتا ہے تو کرتے رہو۔ میں نے تمہیں کب روکا ہے۔" ــــــ ٹارزن نے کہا۔ وہ دونوں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ مسلسل اور کافی دیر چلتے رہنے کے بعد وہ تھک گئے تو ایک چشمہ دیکھ کر رک گئے۔ چشمے

پر جا کر انہوں نے ٹھنڈا اور میٹھا پانی پیا۔ ٹارزن تو باقاعدہ نہانے کے لیے چشمے میں اتر گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ نہا کر باہر نکلا تو خاصا ہشاش بشاش ہو چکا تھا۔ رات کی اور جنگل میں چلنے کی ساری تھکاوٹ نہاتے ہی دور ہو گئی تھی۔ چشمے کے قریب درخت مختلف پھلوں سے بھرے ہوئے تھے۔ ٹارزن کو چشمے میں نہاتے دیکھ کر منکو ان درختوں پر جا کر پھل توڑ لایا تھا۔

ان دونوں نے پھل کھائے اور پھر کچھ دیر آرام کرنے کے بعد وہ ایک بار پھر آگے کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ یکلخت منکو ٹھٹھک کر رک گیا۔

"کیا ہوا۔ رک کیوں گئے ہو۔کوئی زہریلا سانپ نظر آ گیا ہے تمہیں۔"ـــــ ٹارزن نے اسے رکتے دیکھ کر کہا۔ لیکن منکو نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تیز نظروں سے اردگرد جھاڑیوں اور درختوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔ ادھر ادھر کیا

دیکھ رہے ہو۔"ـــــ ٹارزن نے حیرانی سے کہا۔

"آگے خطرہ ہے سردار۔ یہیں رک جاؤ۔"ـــــ منکو نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"خطرہ۔ کیا خطرہ ہے۔ کیا احساس ہو رہا ہے تمہیں۔"ـــــ ٹارزن نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

"مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے یہاں ہزاروں آنکھیں ہوں اور وہ ہمیں گھور رہی ہوں۔"ـــــ منکو نے کہا۔

"آنکھیں۔ مگر مجھے تو یہاں کسی کی آنکھیں دکھائی نہیں دے رہیں۔"ـــــ ٹارزن نے بھی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"سردار۔ وہ پراسرار آنکھیں ہیں۔ ایسی آنکھیں جو دکھائی نہیں دیتیں۔"ـــــ منکو نے کہا۔

"پراسرار آنکھیں۔"ـــــ ٹارزن کے منہ سے نکلا۔

"ہاں سردار۔ شاید ہمارے اردگرد بے شمار بدروحیں ہیں۔ انہیں ہماری آمد کا علم ہو گیا ہے۔ اور وہ ہمیں گھور رہی ہیں۔"ـــــ منکو نے کہا۔ اس کی باتیں سن کر ٹارزن حیران ہو رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے واقعی

اس کے مقابلے میں منکو کی تمام حسیں جاگ گئی ہوں اور وہ اپنی آنکھوں سے وہاں موجود بدروحوں کو دیکھ رہا ہو۔

''اوہ۔ مگر تم آگے کسی خطرے کی بات کر رہے تھے۔''—— ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ ان بدروحوں نے آگے شاید ہماری موت کے لئے کوئی جال بچھا رکھا ہے۔ ہم آگے گئے تو ہم اس جال میں پھنس جائیں گے اور پھر سمجھو کہ ہماری موت طے ہے۔''—— منکو نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ یہ تمہارا وہم ہو۔''—— ٹارزن نے کہا۔

''نہیں سردار۔ یہ میرا وہم نہیں ہے۔ آگے خطرہ ہے۔ بہت بڑا خطرہ۔''—— منکو نے کہا۔ اسی لمحے سامنے جھاڑیوں کے پیچھے سے کسی لڑکی کے چیخنے کی تیز آواز سنائی دی۔

''یہ تو کسی لڑکی کے چیخنے کی آواز ہے۔''—— ٹارزن نے کہا۔ اسی لمحے لڑکی ایک بار پھر چیخی۔ اس بار چیخ کی آواز اس قدر تیز تھی کہ ٹارزن خود کو کسی بھی طرح

نہ روک سکا اور وہ تیزی سے اس طرف بھاگا جس طرف سے اسے چیخنے کی آواز سنائی دی تھی۔

''کیا کر رہے ہو سردار۔ رک جاؤ۔ یہ چیخیں اصلی نہیں ہیں۔ ان چیخوں کے فریب میں مت آؤ۔ رک جاؤ۔ آگے خطرہ ہے۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ۔'' ٹارزن کو اس طرح بھاگتے ہوئے دیکھ کر منکو نے چیختے ہوئے کہا مگر ٹارزن نے جیسے اس کی آواز سنی ہی نہیں تھی۔ وہ جھاڑیاں پھلانگتا ہوا نہایت تیز رفتاری سے بھاگ رہا تھا اور پھر بھاگتے بھاگتے اس نے جیسے ہی ایک جھاڑی کے اوپر سے چھلانگ لگائی۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ ٹھوس زمین کے بجائے کسی گہرے کنوئیں میں گرتا جا رہا ہو۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی مگر بے سود۔ وہ ہاتھ پیر مارتا ہوا نیچے گرتا چلا گیا۔

سانگا اور اناشی مسلسل جنگلوں میں جانوروں کو
ہلاک کرکے ان کا ماس نکال کر کھا رہے تھے۔ رات
گزر گئی تھی اور اب خاصا دن نکل آیا تھا۔ جنگل کے
جانور جو ان کے خوف سے دور بھاگ گئے تھے۔ رات
کے وقت ان تک پہنچنا ان دونوں بدروحوں کے لئے
زیادہ آسان ہوتا تھا۔ دن بھر کے تھکے ہوئے جانور
کہیں نہ کہیں رات بسر کرنے کے لئے رک جاتے تھے۔
نیند کے عالم میں انہیں بدروحوں کے آنے کا پتہ ہی
نہیں چلتا تھا اور دونوں بدروحیں انہیں بے بس کر کے
فوراً ہلاک کر دیتی تھیں۔
دن کے بجائے رات کے وقت ان دونوں بدروحوں

کو جنگل میں زیادہ شکار مل جاتا تھا۔ جبکہ دن کی روشنی
میں جانور انہیں دور سے ہی دیکھ کر بھاگ جاتے تھے۔
اس لئے ان دونوں بدروحوں کو دن کے وقت مشکل
سے ایک دو جانور ہی ملتے تھے۔ مگر اس کے باوجود وہ
درختوں پر لنگور، بندر اور چمگادڑوں کو تلاش کرتے اور
جھاڑیں کھنگالتے پھرتے تھے۔ اب بھی وہ ایک میدانی
علاقے میں تھے اور نیزوں سے جھاڑیاں ہٹا ہٹا کر دیکھ
رہے تھے کہ شاید کوئی جانور انہیں چھپا ہوا مل جائے۔ مگر
جھاڑیں بالکل خالی تھیں اور دور دور سے بھی کسی جانور
کی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔
''خاصا دن نکل آیا ہے۔ بھاشم نے کہا تھا کہ اباکا
نامی شیر ٹارزن اور اس کے دوست بندر منکو کو لے کر
اس جنگل میں آجائے گا۔ اب تک تو انہیں یہاں پہنچ
جانا چاہیے تھا۔''____ اناشی نے سانگا سے مخاطب ہو
کر کہا۔
''ہاں واقعی۔ بھاشم نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ جنگل پر
نظر رکھے گا۔ جیسے ہی ٹارزن اور منکو یہاں آئیں
گے۔ وہ فوراً ہمیں آکر ان کے بارے میں بتا دے

گا۔'' ـــــ سانگا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''بھاشم ہمارے سامنے نہیں آ رہا۔ اس کا تو یہی مطلب ہے کہ ٹارزن اور منکو ابھی ان جنگلوں میں نہیں پہنچے ہیں۔'' ـــــ اناکشی نے کہا۔ اسی لمحے ان کے سامنے جھاڑیوں میں زور دار دھماکہ ہوا۔ سیاہ دھواں سا اٹھا اور پھر اس دھوئیں نے یکلخت بھاشم کا روپ دھار لیا۔

''اوہ۔ تم آ گئے بھاشم۔ ہم تمہاری ہی بات کر رہے تھے۔'' ـــــ سانگا نے اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں آ گیا ہوں۔ اور تمہیں یہ بتانے کے لئے آیا ہوں کہ ٹارزن اور منکو ان جنگلوں میں پہنچ چکے ہیں۔'' ـــــ بھاشم نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو دونوں بدروحیں خوش ہو گئیں۔

''بہت خوب۔ کہاں ہیں وہ۔'' ـــــ سانگا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''وہ چشمے سے تھوڑی دور ایک گڑھے میں ہیں۔'' بھاشم نے کہا۔

''گڑھے میں۔ کیا مطلب۔'' ـــــ اناکشی نے چونک

کر کہا۔

''کاشار جنگل انتہائی وسیع وعریض اور گھنے ہیں۔ وہ تم دونوں کو تلاش کرتے یا تم ان دونوں کو۔ اس میں بہت وقت لگ سکتا تھا۔ اس لئے میں نے تم دونوں کی آسانی کے لئے ٹارزن کو ایک گڑھے میں گرا دیا تھا۔ گڑھا انتہائی گہرا ہے۔ ٹارزن اس میں سے نہیں نکل سکتا۔ اب تم دونوں جا کر اسے گڑھے سے نکالو اور اسے باندھ لو۔ منکو بھی تمہیں وہیں مل جائے گا۔'' بھاشم نے کہا۔

''یہ تم نے بہت اچھا کیا ہے جو ٹارزن کو گڑھے میں گرا دیا ہے۔ مگر یہ تم نے کیا کیسے۔ کیا تم نے ٹارزن کو دھکا دے کر گڑھے میں گرایا تھا۔'' ـــــ اناکشی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں اناکشی۔ میں کسی انسان اور کسی جانور کو چھو بھی نہیں سکتا۔ خاص طور پر ان انسانوں اور جانوروں کو جو شیطان کی بھینٹ کے لئے مخصوص کر لئے گئے ہوں۔'' ـــــ بھاشم نے کہا۔

''تو پھر تم نے ٹارزن کو گہرے گڑھے میں کیسے گرایا

تھا۔" ــــ سانگا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے گڑھے کے نزدیک جا کر ایک انسانی لڑکی کے انداز میں زوردار چیخ ماری تھی۔ نارزن ایک رحمدل انسان ہے۔ مجھے یقین تھا کہ لڑکی کی چیخ سن کر وہ سوچے سمجھے بغیر بھاگتا ہوا اس طرف آئے گا۔ گڑھا جھاڑیوں کے پیچھے تھا۔ میری توقع کے عین مطابق لڑکی کی چیخ سن کر نارزن بجلی کی سی تیزی سے بھاگتا ہوا آیا اور پھر وہ میرے اندازے کے مطابق ٹھیک اس گڑھے میں جا گرا۔" ــــ بھاشم نے کہا۔

"وہ۔ کہیں وہ گڑھے میں گر کر زخمی تو نہیں ہو گیا۔ تم جانتے ہو ناں۔ شیطان کو زخمی انسانوں اور زخمی جانوروں کی بھینٹ پسند نہیں آتی۔" ــــ ناشی نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ اسی لئے میں نے گڑھے کو نرم گھاس سے بھر دیا تھا۔" ــــ بھاشم نے کہا۔

"تو چلو۔ ہمیں بتاؤ کہاں ہے وہ گڑھا تاکہ ہم نارزن کو باندھ سکیں۔" ــــ سانگا نے کہا تو بھاشم جیسے ہوا میں تیرنے لگا اور ناشی اور سانگا اس کے پیچھے

پیچھے چلنے لگے۔

کافی دیر مسلسل چلنے کے بعد بھاشم انہیں ایک کنویں نما گڑھے کے پاس لے آیا۔ وہ گڑھے سے کچھ فاصلے پر رک گیا تھا۔

"نارزن اس گڑھے میں ہے۔" ــــ بھاشم نے کہا تو سانگا اور ناشی نے اثبات میں سر ہلائے اور تینوں تیزی سے اس کنویں نما گڑھے کی طرف بڑھتے چلے گئے جس میں بھاشم نے دھوکے سے نارزن کو گرایا تھا۔ گڑھے کے قریب جاتے ہی انہوں نے یکدم نیزے گڑھے میں ڈال دیئے۔ نیزوں کے سروں سے بنفشی روشنی سی چمکی اور گڑھا جیسے تیز روشنی سے بھرتا چلا گیا۔

ٹارزن اس قدر بلندی سے گر کر کنویں جیسے طویل گڑھے میں گھاس پھونس کے ڈھیر پر آ گرا تھا۔ نرم گھاس پھونس پر گرنے سے اسے معمولی سی بھی چوٹ نہیں آئی تھی۔ نیچے اندھیرا تھا اور گڑھے کا دہانہ کافی بلندی پر تھا۔ ٹارزن تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور سر اٹھا کر اوپر دیکھنے لگا۔

"سردار۔ سردار۔ کہاں ہو تم۔ کیا تم خیریت سے ہو" ـــــ اوپر سے منکو کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں منکو۔ میں ٹھیک ہوں" ـــــ ٹارزن نے جواباً چیختے ہوئے کہا تاکہ اوپر منکو اس کی آواز سن لے۔ اسی لمحے اسے دہانے کے پاس منکو کا سر نظر آیا جو

شاید اسے گڑھے میں دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''اوہ۔ یہ گڑھا تو واقعی گہرا معلوم ہو رہا ہے۔ تم بتاؤ سردار۔ کیا واقعی اتنی بلندی سے گرنے کے باوجود تم زندہ سلامت ہو۔''____منکو نے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن بے اختیار مسکرا دیا۔

''ہاں۔ میں نے کہا ہے نا کہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ یہ گڑھا گھاس پھوس سے بھرا ہوا ہے۔ میں اس پر گر کر بچ گیا ہوں۔''____ٹارزن نے کہا۔

''مگر تم اس قدر گہرے گڑھے سے نکلو گے کیسے۔ میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ آگے مت جاؤ۔ آگے خطرہ ہے۔ مگر تم میری بات سن ہی نہیں رہے تھے۔'' اوپر سے منکو نے جیسے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

''میں تو لڑکی کی چیخ سن کر بھاگا تھا۔ نہ جانے وہ کون ہے اور کس مصیبت میں ہے۔ اب میں چاہوں بھی تو اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔''____ٹارزن نے کہا۔

''یہاں کوئی لڑکی نہیں ہے سردار۔ وہ آواز فریب تھی۔ میں تم سے یہی تو کہہ رہا تھا۔ وہ انسانی آواز

نہیں تھی۔ میں نے یہاں کسی غیر مرئی مخلوق کی بو سونگھی تھی اور وہ آواز بھی اسی مخلوق کی تھی۔''____منکو نے کہا۔

''اوہ۔ تو ان بدروحوں نے مجھے اس طرح فریب دینے کی کوشش کی تھی تاکہ میں گڑھے میں گر جاؤں اور وہ یہاں آ کر آسانی سے میرا شکار کر لیں۔'' ٹارزن نے کہا۔

''ہاں سردار۔ یہی بات ہے۔''____منکو نے جواب دیا۔

''منکو۔ اس سے پہلے کہ شکاری بدروحیں اس طرف آ جائیں مجھے اس گڑھے سے کسی طرح نکالنے کا بندوبست کرو۔ ورنہ میں یہاں کسی جنگلی چوہے کی طرح ان کے قابو میں آ جاؤں گا۔''____ٹارزن نے کہا۔

''لیکن سردار۔ میں تمہیں اس گہرے گڑھے سے کیسے نکال سکتا ہوں۔ یہاں اتنی لمبی اور مضبوط رسی بھلا کہاں سے ملے گی جسے میں اس گڑھے میں لٹکا سکوں اور تم اسے پکڑ کر اوپر آ سکو۔''____منکو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"جس طرف سے ہم دونوں آرہے تھے وہاں درختوں کے ساتھ میں نے آکاس بیلیں دیکھی تھیں۔ بیلیں موٹی اور بے حد بڑی ہیں۔ تم انہیں دانتوں سے کاٹ لو۔ مجھے یقین ہے وہاں اتنی لمبی بیلیں ضرور ہوں گی جو اس گڑھے میں مجھ تک آسکیں۔"۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

"آکاس بیلیں۔ اوہ ہاں۔ میں نے بھی وہ بیلیں دیکھی تھیں۔ ٹھیک ہے تم یہیں رکو۔ میں آکاس بیلیں لے کر آتا ہوں۔"۔۔۔منکو نے کہا اور پھر اس کا چہرہ گڑھے کے دہانے سے ہٹ گیا۔

"مجھ سے غلطی ہوئی۔ مجھے واقعی منکو کی بات سن لینی چاہئے تھی۔ آکو بابا نے کہا تھا کہ منکو ان جنگلوں میں بدروحوں اور شیطانی طاقتوں کی موجودگی صاف محسوس کر لے گا اور مجھے ان کے بارے میں بروقت بتا دے گا تاکہ میں ان سے بچنے کی کوشش کرسکوں۔ مگر میں نے پہلے ہی مرحلے میں منکو کو نظر انداز کر دیا تھا۔ آکو بابا نے بتایا تھا کہ سانگا اور اناشی بدروحیں غائب ہونے اور ایک جگہ سے فوراً دوسری جگہ جانے کی صلاحیت نہیں

رکھتیں۔ وہ انسانی روپ میں ہی مجھے پکڑنا چاہتی ہیں اور اس کے لئے وہ کسی دوسری شیطانی طاقت کی مدد ضرور لے سکتی ہیں۔ شاید اسی شیطانی طاقت نے لڑکی کی آواز میں مجھے دھوکہ دیا تھا تاکہ میں اس گڑھے میں گر جاؤں اور پھر وہ سانگا اور اناشی کو یہاں لا سکے تاکہ وہ مجھے آسانی سے پکڑ سکیں۔ اب وہ بدروحیں نہ جانے یہاں سے کتنی دور ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ منکو کے آنے سے پہلے وہ دونوں یہاں آجائیں۔" ٹارزن نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

گڑھے کی دیواریں سپاٹ تھیں۔ ان دیواروں میں دراڑیں اور سوراخ بھی نہیں تھے جن کو پکڑ کر ٹارزن اوپر چڑھنے کی کوشش کرتا۔ اب اس کے پاس منکو کا انتظار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اگر وہ موٹی، مضبوط اور لمبی لمبی آکاس بیلیں لے آتا تو وہ اس گڑھے سے نکل سکتا تھا۔ ورنہ سانگا اور اناشی یہاں پہنچ جاتے اور پھر وہ یقیناً اسے جادو کے ذریعے اپنے قابو میں کر لیتے۔

کافی دیر گزر گئی اور پھر ٹارزن جو اوپر دیکھ رہا تھا

اسے دہانے کے کنارے ایک چہرہ دکھائی دیا۔ ٹارزن تیزی سے گڑھے کی دیوار سے لگ گیا۔ جیسے وہ بدروحوں کی نظروں سے چھپ رہا ہو۔

"سردار۔ میں آکاس بیلیں لے آیا ہوں۔ تم نیچے ہی ہو نا۔"ــــاوپر سے منکو کی آواز سن کر ٹارزن کے چہرے پر سکون آگیا۔

"ہاں۔ میں یہیں ہوں۔ جلدی کرو منکو بیلیں نیچے لٹکاؤ۔"ــــٹارزن نے کہا۔ دوسرے لمحے اوپر سے منکو نے رسی جیسی لمبی اور مضبوط آکاس بیلیں گڑھے میں لٹکانی شروع کر دیں۔ بیل آہستہ آہستہ نیچے آرہی تھیں اور ٹارزن پریشان تھا کہ کہیں بیل کم نہ پڑ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کا سرا اس تک پہنچ ہی نہ سکے۔ مگر بیل اس کے قریب پہنچ گئی۔ یہ دیکھ کر ٹارزن کے چہرے پر سکون آگیا۔ بیل خاصی موٹی اور مضبوط تھی اور منکو نے عقلمندی سے کام لیتے ہوئے بیلوں کو گانٹھیں باندھ کر نیچے لٹکایا تھا۔ ٹارزن کو دو تین گانٹھیں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ مطمئن تھا کہ منکو نے جو گانٹھیں لگائی ہیں وہ اس کے لئے کمزور ثابت نہیں ہوں گی۔ اس نے

منکو کو اس طرح کی بیلوں کو گانٹھیں لگانے کا مخصوص فن سکھا رکھا تھا۔ اس لئے اسے ان گانٹھوں کے کھلنے کی کوئی فکر نہیں تھی۔

"بس منکو۔ بیل مجھ تک پہنچ گئی ہے۔ تم باقی بیل کسی درخت کے تنے کے گرد لپیٹ کر باندھ دو پھر میں اوپر آجاؤں گا۔"ــــٹارزن نے کہا۔ اس نے بیل دونوں ہاتھوں سے پکڑ لی تھی۔

"ٹھیک ہے سردار۔"ــــاوپر سے منکو کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں کے لئے وہاں جیسے خاموشی چھا گئی۔ تھوڑی دیر بعد دہانے کے کنارے پر منکو کا چہرہ نظر آیا۔

"آجاؤ سردار۔ میں نے بیل ایک درخت سے باندھ دی ہے۔"ــــمنکو نے اونچی آواز میں کہا۔ ٹارزن نے بیل سے لٹک کر اس کی مضبوطی کا اندازہ لگایا پھر وہ مطمئن ہو کر بیل پکڑتا ہوا تیزی سے اوپر چڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ گڑھے سے باہر تھا۔ منکو اسے دیکھ کر خوش ہو گیا۔ ٹارزن نے اسے مضبوط اور لمبی لمبی بیلیں لانے پر شاباش دی۔

"چلو سردار۔ اب جلدی سے یہاں سے نکل چلیں۔ مجھے ہوا میں عجیب سی بو محسوس ہو رہی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے کچھ گندی بدروحیں اس طرف آ رہی ہیں۔" منکو نے کہا۔

"اوہ۔ شاید وہ سانگا اور اناکشی ہیں۔ آؤ ان جھاڑیوں کے پیچھے چھپ جاتے ہیں۔"۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

"جھاڑیوں کے پیچھے۔ کیا مطلب۔ کیا تم ان بدروحوں سے ڈر کر چھپنا چاہتے ہو۔"۔۔۔ منکو نے حیرانی سے کہا۔

"نہیں۔ تم آؤ۔"۔۔۔ ٹارزن نے کہا اور منکو کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے گڑھے کے کچھ فاصلے پر بڑی بڑی جھاڑیوں کے پیچھے چلا گیا۔ اس نے جھاڑیوں کے پیچھے جاتے ہوئے وہاں پڑے ہوئے دو بڑے بڑے پتھر اٹھا لیے تھے۔

"آخر تم کرنا کیا چاہتے ہو۔"۔۔۔ منکو نے اس کے ہاتھوں میں پتھر دیکھ کر کہا۔

"ان بدروحوں کو آ لینے دو۔ پھر دیکھنا میں کیا کرتا

ہوں۔"۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔ منکو نے سر جھٹکا اور پھر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے ایک سیاہ فام بھتنی جیسی بدروح کے ساتھ دو انسانوں کو آتے دیکھا جو ایک مرد اور ایک عورت کی شکل میں تھے۔ سیاہ فام کے پیر دھوئیں کے تھے۔ وہ تینوں اسی گڑھے کی طرف آ رہے تھے جس میں ٹارزن گرا تھا۔

"سردار۔"۔۔۔ منکو نے سرگوشی سے ٹارزن سے کہنا چاہا۔

"شش۔ خاموش رہو۔"۔۔۔ ٹارزن نے فوراً اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور منکو خاموش ہو گیا۔ سیاہ فام گڑھے سے کچھ فاصلے پر رک گیا۔

"ٹارزن اس گڑھے میں ہے۔"۔۔۔ سیاہ فام نے مرد اور عورت سے مخاطب ہو کر کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلایا اور گڑھے کی طرف بڑھے۔ انہوں نے نیزے اٹھا کر گڑھے کے اندر کئے۔ دوسرے لمحے ٹارزن اور منکو نے گڑھے کو بنفشی رنگ کی تیز روشنی سے بھرتے دیکھا۔ اور پھر روشنی چمک کر ختم ہو گئی تو انہوں نے نیزے باہر نکال لئے۔

''اندر جا کر دیکھو بجاشم۔ ہم نے ٹارزن پر گوشا
پھینک دیا ہے۔ وہ بے ہوش ہو گیا ہوگا۔ اسے گڑھے
سے نکال لاؤ''____ عورت نے سیاہ فام سے مخاطب
ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔''____ سیاہ فام بجاشم نے کہا۔ وہ ہوا
میں بلند ہوا اور پھر ٹارزن اور منگو نے اسے گڑھے میں
اترتے دیکھا۔ اسے دیکھتے ہی باقی مرد اور عورت گڑھے
کی طرف جھک گئے۔ یہ دیکھ کر ٹارزن تیزی سے
جھاڑیوں کی آڑ سے نکلا اور پھر اس نے ہاتھ میں
پکڑے ہوئے پتھر سے اناکشی کا نشانہ لے کر اس پر
کھینچ مارا۔ پتھر اناکشی کے سر پر لگا۔ اس کے منہ سے
ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر گڑھے میں گرتی
چلی گئی۔ اس کی چیخ سن کر سانگا بری طرح سے چونک
پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ پلٹ کر اناکشی کو پتھر مارنے
والے کی طرف دیکھتا اسی لمحے دوسرا پتھر عین اس کی کمر
پر پڑا۔ اور سانگا بے اختیار اچھلا۔ اس نے خود کو
سنبھالنے کی بہت کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا اور وہ
بھی اسی گڑھے میں گرتا چلا گیا۔ ان دونوں کی تیز
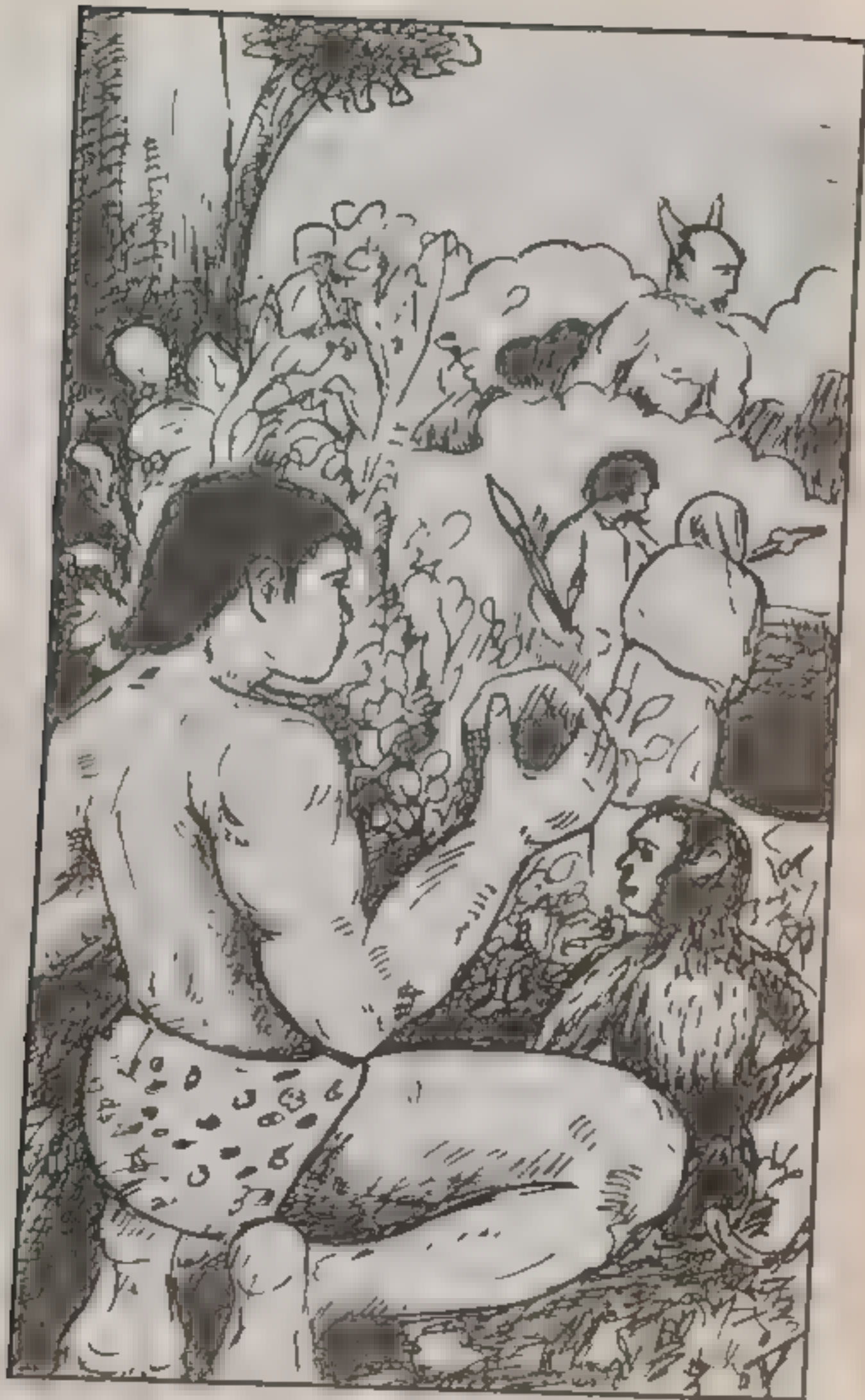
چیخیں اس وقت تک سنائی دیتی رہیں جب تک وہ گڑھے کی تہہ میں نہیں پہنچ گئے۔

"بہت خوب سردار۔ تم نے تو کمال کر دیا۔ تم نے ان دونوں کو گڑھے میں پھینک کر بہت اچھا کیا ہے۔" منکو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اتنا بھی خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بدروحیں ہیں۔ جلد ہی گڑھے سے نکل آئیں گی۔ چلو جب تک وہ گڑھے سے باہر نکلتی ہیں ہم بھاگ کر اس طرف جاتے ہیں جہاں طاقتور جادوگر کی لکڑی کی جھونپڑی ہے۔" ——— ٹارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں مڑ کر تیزی سے ایک طرف بھاگنے لگے۔

"لکڑی کی جھونپڑی ہے کہاں۔ اتنے بڑے جنگل میں ہم اسے کہاں تلاش کریں گے۔" ——— منکو نے بھاگتے ہوئے ٹارزن سے مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا۔

"آکو بابا نے کہا تھا کہ جس طرف سے یہ شیطان بدروحیں آئیں گی ہمیں اسی طرف جانا ہوگا۔ ہم خود بخود لکڑی کی جھونپڑی تک پہنچ جائیں گے۔" ٹارزن

نے کہا۔ وہ تیزی سے بھاگتے جا رہے تھے کہ اچانک ان کے سامنے ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ دھماکے کی آواز سن کر دونوں رک گئے۔ جہاں دھماکہ ہوا وہاں سیاہ دھواں سا پھیلا ہوا تھا جو تیزی سے اوپر اٹھ رہا تھا۔

"یہ کیا ہے۔" ——— منکو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے انہیں دھوئیں میں وہی سیاہ فام وحشی نمودار ہوتا ہوا نظر آیا۔ جسے انہوں نے سانکا اور اناکشی کے ساتھ دیکھا تھا اور جس کے پاؤں دھوئیں کے تھے۔

"بھاگو۔ یہ شیطانی طاقت ہے۔ ہمیں اس سے بچنا ہے۔" ——— ٹارزن نے چیختے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ وحشی دھوئیں سے مکمل طور پر ظاہر ہوتا۔ ٹارزن اور منکو اس سے کنی کترا کر ایک بار پھر بھاگنے لگے۔ وحشی نے جو انہیں اس طرح بھاگتے دیکھا تو اس کے حلق سے ایک خوفناک غراہٹ نکلی اور وہ فوراً غائب ہو گیا اور پھر زور دار دھماکے سے ٹارزن اور منکو کے سامنے نمودار ہوا۔ مگر ٹارزن اور منکو پھر اس سے کنی کترا گئے۔

"رک جاؤ ٹارزن۔ منکو۔ تم دونوں یہاں سے بھاگ

"نہیں سکتے۔" ___ چونک نارزن نے بھاشم کی گرجتی
ہوئی آواز سنی۔ نارزن نے مڑ کر دیکھا تو اسے بھاشم
کے ہاتھ میں آگ کا ایک گولا دکھائی دیا۔ دوسرے
لمحے اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور گولہ بجلی سے بھی
زیادہ تیز رفتاری سے نارزن کی طرف بڑھتا نظر آیا۔

اناکشی اور سانگا کے چہرے غصے سے بگڑے ہوئے
تھے۔ کنوئیں جیسے گہرے گڑھے میں نرم گھاس پر گر کر
وہ بچ تو گئے تھے مگر وہاں نارزن نہیں تھا۔ بھاشم نے
انہیں بتایا کہ نارزن وہاں سے نکل گیا ہے اور اسی نے
ان دونوں کو پتھر مار کر گڑھے میں گرایا ہے تو وہ غصے
میں آگ بگولا ہو گئے۔

اناکشی نے بھاشم کو حکم دیا کہ وہ فوراً باہر جائے اور
نارزن کو ہر ممکن طریقے سے روکے۔ بھاشم اڑتا ہوا
گڑھے سے نکل گیا۔

اناکشی اور سانگا نے وہاں آکاس بیل لٹکی دیکھی تو وہ
سمجھ گئے کہ نارزن اس بیل کی مدد سے گڑھے سے نکلا۔

ہے اور یہ بیل لازماً اس کے دوست منکو نے وہاں
لٹکائی ہو گی۔ وہ دونوں بھی اسی بیل کی مدد سے باہر
آئے۔ گڑھے سے باہر آ کر وہ سب سے ادھر ادھر دیکھو
مگر نادرن منکو اور بھاشم نہیں ہیں انسانی نہیں ہے۔
"ہونہہ۔ تو وہ ہمیں گڑھے میں پھینک کر بھاگ گئے
ہیں۔" ـــــ سانگا نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"مگر وہ بھاگ کر جائیں گے کہاں۔ بھاشم ان کے
راستے میں موت کی دیوار بن جائے گا۔ اس سے بچ
کر نکلنا ان کے لئے ممکن نہیں ہو گا۔" ـــــ اناشی نے
کہا۔
"ہاں۔ مگر میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ نادرن نے
پتھر مار کر ہمیں اس گڑھے میں کیوں پھینکا تھا۔ ہمیں
گڑھے میں پھینک کر وہ کہاں بھاگ گیا ہے۔ بھاشم
نے تو کہا تھا کہ وہ یہاں ہمیں قتل کرنے کے لئے آیا
ہے۔" ـــــ سانگا نے کہا۔
"شاید وہ سمجھ رہا ہو کہ وہ ہمیں گڑھے میں پھینک
کر بے بس کر دے گا اور ہم گڑھے سے کبھی باہر نہیں
نکل سکیں گے۔" ـــــ اناشی نے کہا تو سانگا نے جیسے

سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔
"تم ٹھیک کہہ رہی ہو اناشی۔ ہمارے ساتھ بھاشم
ہے۔ اگر گڑھے میں بیل نہ لٹکی ہوتی تو ہم بھاشم کی
مدد کے بغیر گڑھے سے باہر نہیں نکل سکتے تھے اور
جہاں تک مجھے سمجھ آ رہی ہے۔ نادرن اور منکو ہمیں
گڑھے میں گرا کر آقا ماقوس سے بچ کر ہماری بنائی
ہوئی لکڑی کی جھونپڑی کی طرف جانا چاہتے ہیں۔"
سانگا نے کہا۔
"اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو سانگا۔ وہ بھلا اس
جھونپڑی میں جا کر کیا کریں گے۔" ـــــ اناشی نے
حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"ٹھہرو۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں۔" ـــــ سانگا نے
کہا۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور پھر کچھ پڑھنے لگا۔
چند لمحے وہ اسی طرح آنکھیں بند کئے کچھ پڑھتا رہا
پھر اس نے یکدم آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں
خون کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔
"میں نے معلوم کر لیا ہے۔" ـــــ اس نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

نہیں سے بس ہے۔ بھاشم نے نہیں نہیں رکنے پر
ہو گا۔ نہیں فوراً چلو جب تم ان کی مدد کرنی چاہیے۔" یہ
سن کر اناکشی نے اثبات میں سر ہلایا۔ اور پھر وہ
تیزی سے ایک طرف دوڑنے لگے۔ بھاگتے بھاگتے وہ
جنگل کے ایک حصے میں آئے تو انہوں نے
بھاشم کو ہوا میں تیرتے ہوئے اپنی طرف آتے دیکھا۔
اسے دیکھ کر وہ دونوں رک گئے۔
"بھاشم۔ کہاں ہیں وہ دونوں۔"——اناکشی نے چیختے
ہوئے بھاشم سے مخاطب ہو کر کہا۔ بھاشم اڑتا ہوا تیزی
سے ان کے پاس آیا اور پھر ان کے سامنے آ کر کھڑا
ہو گیا۔
"جلدی چلو۔ میں نے ان دونوں کو پکڑ لیا ہے۔
ان دونوں کو میں نے ایک جال میں باندھ کر ایک
درخت سے لٹکا دیا ہے۔ اب وہ بھاگ نہیں سکتے۔
انہیں قید کرنے میں مجھے بہت مشکلیں پیش آئی تھیں۔
مگر میں بھی کہاں ہار ماننے والا تھا۔ انہیں کہاں جانے دے سکتا
تھا۔"——بھاشم نے کہا۔
"اوہ۔ ٹھیک ہے چلو۔ پہلے ہم ان دونوں کو جا کر

بے بس کر دیں۔ اس کے بعد ہم تم سے پوچھیں گے کہ
تمہیں کیا مشکلیں پیش آئیں تھیں۔ اور تم نے انہیں
جال میں کیسے قید کیا تھا۔"——اناکشی نے کہا تو بھاشم
نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیزی سے اس طرف
اڑنے لگا جس طرف سے وہ آیا تھا۔ اناکشی اور سانگا
تیزی سے اس کے پیچھے بھاگنے لگے۔

درخت یا تو اس کے دائیں گر رہے تھے یا بائیں۔
درمیان میں ایک درخت بھی نہیں گرا تھا۔ اس لیے
ٹارزن بغیر کسی خوف اور ڈر کے بھاگا جا رہا تھا۔

بھاگتے بھاگتے ٹارزن ایک کھلے علاقے میں آ گیا۔
اب چونکہ بھاشم وہاں درخت نہیں گرا سکتا تھا۔ اس لئے
وہ غائب ہو کر ایک بار پھر ٹارزن کے سامنے نمودار ہو
گیا۔ اس بار وہ ٹارزن سے خاصے فاصلے پر نمودار ہوا
تھا۔

"[illegible] وہ سامنے ہے۔"___ منکو نے بھاشم کو
دیکھ کر کہا۔

"میں دیکھ رہا ہوں۔ تم خاموش رہو۔"___ ٹارزن
نے غرا کر کہا۔ وہ ادھر ادھر بھاگنے کی بجائے سیدھا
بھاشم کی طرف بھاگتا جا رہا تھا۔

بھاشم چند لمحے اس کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھتا
رہا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ [illegible] اس
[illegible]
تیر اور لمبے لمبے نیزے نمودار ہو گئے۔

"بس ٹارزن۔ اب میں تمہیں آخری بار [illegible]

ہوں۔ رک جاؤ۔ ورنہ اس بار میں تمہیں تیروں اور
نیزوں سے چھلنی کر دوں گا۔"___ بھاشم نے بری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کے اردگرد موجود تیر اور نیزے حرکت میں آئے اور
سامنے سے آتے ہوئے ٹارزن کی طرف بڑھے۔

[illegible]
[illegible] دیکھ کر منکو نے خوف سے آنکھیں بند کر لی
تھیں۔ [illegible]
تھا۔ دوسرے لمحے تیر اور نیزے اس کے اردگرد آ کر
[illegible]
[illegible]
سے جا ٹکرائے گا۔

بھاشم جادوئی عمل سے اس کے اردگرد [illegible] تیر
برسا رہا تھا۔ مگر ٹارزن بھاگتا ہوا اس کے نزدیک پہنچ
گیا۔ بھاشم کے نزدیک پہنچتے ہی ٹارزن نے بھاگتے

"یہ کوئی مذاق کرنے کا وقت نہیں ہے منکو۔ بحشم نے ہمیں جال میں باندھ کر ڈال دیا ہے۔ اور وہ اناشی اور سانگا کو لینے گیا ہے۔ ہمیں ان دونوں کے یہاں آنے سے پہلے اس جال سے نکلنا ہے۔"۔۔۔۔۔۔ثارزن نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

"یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ ہم اس جال سے کیسے نکلیں گے۔ تمہارے پاس اگر خنجر ہوتا تو تم اسے فوراً کاٹ دیتے۔ بغیر کسی تیز دھار چیز کے ہم اس جال کو کیسے کاٹ سکتے ہیں۔"۔۔۔۔۔۔منکو نے کہا۔

"یہ طلسمی جال ہے۔ تم بندر ہو۔ بندروں پر طلسمات کا اثر جلدی ختم ہو جاتا ہے۔ تم اپنے تیز دھار دانت آزماؤ۔ مجھے یقین ہے تم یہ جال آسانی سے کاٹ لو گے۔"۔۔۔۔۔۔ثارزن نے کہا۔

"میرے دانت تو بہت چھوٹے ہیں اور زیادہ تیز دھار بھی نہیں ہیں۔"۔۔۔۔۔۔منکو نے کہا۔

"تم کوشش تو کرو۔"۔۔۔۔۔۔ثارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے جال کی ایک رسی کو دانتوں میں پکڑ لیا۔ جیسے ہی اس نے رسی کو

دانتوں میں دبایا۔ اچانک جال راکھ بنتا چلا گیا اور دوسرے لمحے ثارزن اور منکو زور دار دھماکے سے نیچے گرے۔ ثارزن زمین پر گرا تھا جبکہ منکو اس کے اوپر گرا تھا۔

"دیکھا۔ میں نے کہا تھا نا کہ تم اس طلسمی جال کو کاٹ لو گے۔ آکو بابا نے مجھے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ میں اگر ایسی کسی مصیبت میں پھنس جاؤں تو تم ہی میری مدد کر سکتے ہو۔"۔۔۔۔۔۔ثارزن نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اوپر سے گرنے سے اسے چوٹ تو بہت آئی تھی مگر یہ وقت چھوٹی موٹی چوٹیں دیکھنے کا نہیں تھا۔ اس لئے اس نے اٹھتے ہی منکو کو ایک بار پھر کاندھوں پر بٹھایا اور آگے کی طرف دوڑ گیا۔

تیزی سے بھاگتے ہوئے وہ درختوں سے بھرے علاقے سے نکل کر ایک سرسبز علاقے میں نکل آیا۔ سامنے نیلے پانی کی جھیل تھی اور دائیں طرف اسے ایسے درخت نظر آئے جن کے تنے آپس میں ملے ہوئے تھے۔ ثارزن وہاں پہنچ کر رک گیا۔

"کیا ہوا۔ تم رک کیوں گئے ہو۔"۔۔۔۔۔۔منکو نے

اسے رکتے دیکھ کر پوچھا۔
"عصماتی جھونپڑی ان درختوں کے پیچھے ہے۔ اور اب بھی ہم ناگشی اور سانکا بدروحوں کو بہت پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ جب تک وہ یہاں آئیں گے ہم ان درختوں کی دوسری طرف موجود عصماتی جھونپڑی کو جلا کر راکھ بنا چکے ہوں گے۔" ____ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا تو منکو کے چہرے پر سکون آ گیا۔ وہ چھلانگ مار کر ٹارزن کے کندھوں سے اترا اور پھر وہ دونوں ایک ساتھ قدم اٹھاتے ہوئے ان درختوں کی طرف بڑھنے لگے جو ساتھ ساتھ اور آپس میں ملے ہوئے تھے۔ لیکن ابھی وہ درختوں کے قریب بھی نہ پہنچے تھے کہ اچانک ان کے سروں پر بھاشم نمودار ہو گیا۔ ٹارزن اور منکو نے اس کی غراہٹ سن کر سر اٹھایا ہی تھا کہ بھاشم نے ان کے قریب کوئی چیز پھینک دی۔ ٹارزن اور منکو نے ادھر ادھر چھلانگیں لگا کر بچنا چاہا مگر اچانک ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ان کے گرد سیاہ دھواں سا پھیل گیا۔ ٹارزن اور منکو اس دھوئیں میں چھپ سے گئے۔ ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے دھوئیں کی شکل میں اس کی ناک

میں تیز مرچیں سی بھر گئی ہوں۔ اس نے ایک زوردار چھینک ماری اور دوسرے لمحے اس کے ذہن میں تاریکی پھیلتی چلی گئی۔

"**کہاں** ہے جال۔ کہاں ہیں ٹارزن اور منکو" سانگا نے بھاشم کی طرف دیکھتے ہوئے بری طرح سے گرج کر کہا جو ان دونوں کو اس جگہ لے آیا تھا جہاں اس نے ٹارزن اور منکو پر جال گرا کر انہیں قید کیا تھا اور پھر انہیں جال سمیت ایک درخت پر لٹا دیا تھا مگر اب وہاں نہ جال نظر آ رہا تھا اور نہ ٹارزن اور منکو۔ بھاشم بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ میرے طلسماتی جال سے نکل کر کہاں جا سکتے ہیں۔" ــــــ بھاشم نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"وہ دونوں بہت خطرناک ہیں بھاشم۔ اور مجھے معلوم

ہو گیا ہے کہ وہ یہاں کیوں آئے ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ کسی طرح وہ آقا کی طلسماتی جھونپڑی تک پہنچ جائیں اور اس جھونپڑی کو جلا کر راکھ کر دیں اور تم جانتے ہو اگر جھونپڑی جل کر راکھ ہو گئی تو آقا کاؤس ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاتال کا قیدی بن جائے گا اور اس کے قید ہوتے ہی نہ صرف ہم دونوں بلکہ تم بھی فنا ہو جاؤ گے۔" ــــــ سانگا نے کہا۔

"اوہ۔ ہم۔ میں فنا نہیں ہونا چاہتا سانگا۔ کچھ کرو۔ میں تو انہیں قید کر کے تھک گیا ہوں۔ میری وہ تمام کوششیں ناکام ہو رہی ہیں۔ اب تم ہی ان دونوں کو کسی طرح سے روک سکتے ہو۔" ــــــ بھاشم نے کہا۔

"وہ ہمارے سامنے آئیں گے تو ہم ان کے خلاف کچھ کر سکیں گے۔ وہ دونوں ہم سے بچنے کے لئے ہی تو بھاگ رہے ہیں۔" ــــــ اناکشی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر تم ہی بتاؤ۔ میں کیا کروں۔ کس طرح انہیں روکوں اور کسی طرح انہیں تمہارے سامنے آنے پر

یہ دونوں تمہارے قبضہ میں آ گئے ہیں۔ اب میرا کام ختم ہو گیا ہے۔ تم انہیں گھسیٹ کر طلسماتی جھونپڑی میں پہنچا دو۔ ہو سکتا ہے آقا پاتال میں انہیں لے جانے کا مجھے حکم دے۔ اس لئے میں آقا کے پاس پاتال میں جا رہا ہوں۔" ——— بھاشم نے کہا۔ اناکشی اور سانگا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور بھاشم چٹکی بجاتے ہی وہاں سے غائب ہو گیا۔

"اناکشی۔ ہم ان دونوں کو گھسیٹتے ہوئے جھونپڑی میں لے جاتے ہیں۔ آقا نے ہمیں ان دونوں کو اسی حالت میں جھونپڑی میں لے جانے کا حکم دیا تھا۔" ——— سانگا نے کہا تو اناکشی نے اثبات میں سر ہلایا اور کندھے والی رسی کھینچ لی۔ سانگا نارزن کے سر کے بال پکڑنے کے لئے اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک نہ صرف نارزن نے بلکہ منکو نے بھی آنکھیں کھول دیں۔ منکو تو ہوش میں آتے ہی فوراً اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا البتہ نارزن جو زمین پر اوندھا پڑا تھا سر اٹھا کر میچی میچی آنکھوں سے سانگا کی طرف دیکھنے[1] لگا۔

1۔ اس کے لئے سرورق دیکھئے۔

انہیں اس طرح ہوش میں آتے دیکھ کر اناکشی اور سانگا بے اختیار اچھل پڑے۔ سانگا بوکھلا کر اچھل کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اس کا پاؤں رپٹ گیا اور وہ یکلخت پشت کے بل نیچے آ گرا۔

نہیں کھینچا جا رہا۔"——سانگا نے پریشان ہو کر کہا۔

"منکو میں بھی بہت طاقت ہے۔ میں اسے اپنی طرف کھینچ رہی ہوں اور یہ پیچھے کی طرف زور لگا رہا ہے۔"——اناکشی نے کہا۔

"تم دونوں جتنی مرضی کوششیں کر لو۔ مگر تم ہمیں اس طرح کھینچ کر طلسماتی جھونپڑی میں نہیں لے جا سکو گے۔"——تارزن نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسے مسکراتے دیکھ کر سانگا کے چہرے پر غصہ آ گیا۔

"ہم تمہیں ہر حال میں جھونپڑی میں لے جائیں گے تارزن۔ تم ابھی ہماری طاقتوں سے واقف نہیں ہو۔"——سانگا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر کرتے رہو کوشش۔ منکو۔"——تارزن نے پہلے سانگا سے اور پھر منکو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم گھبراؤ نہیں سردار۔ اس دبلی پتلی عورت میں اتنا دم خم نہیں ہے کہ مجھے کھینچ سکے۔"——منکو نے بدستور پیروں کا زور لگاتے ہوئے کہا۔ وہ تارزن کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ اناکشی کے ایک ہاتھ میں نیزہ تھا اور دوسرے ہاتھ میں کمند والی رسی جس سے وہ منکو

کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی۔

سانگا بھی ایک ہاتھ سے زور لگا رہا تھا مگر تارزن کو جیسے زمین نے جکڑ رکھا تھا۔ وہ اسے معمولی سا بھی اپنی جگہ سے نہ کھسکا سکا تھا۔ دونوں زور لگاتے رہے۔ پھر ان کے چہروں پر پریشانی نظر آنے لگی۔

"نیزہ رکھ کر دونوں ہاتھوں کا زور لگا کر اسے کھینچو۔" سانگا نے اناکشی سے کہا تو اناکشی نے اثبات میں سر ہلایا اور نیزہ زمین پر رکھ دیا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے رسی پکڑی اور منکو کو ایک بار پھر اپنی طرف کھینچنے لگی۔ اس بار منکو کے قدم جیسے اکھڑ گئے اور وہ اناکشی کی طرف کھنچتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر سانگا کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے بھی اپنا نیزہ زمین پر رکھا اور رسی دونوں ہاتھوں سے پکڑی اور زور لگاتے ہی تارزن اس کی طرف گھسٹ آیا تھا۔

"بس۔ سردار۔ میرے قدم اکھڑ رہے ہیں۔" منکو نے تارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوشش کرو۔ کسی طرح اناکشی کے نیزے پر گرو تاکہ تم زخمی ہو جاؤ۔ میں بھی نیزے کی طرف بڑھ رہا

ہوں تاکہ زخمی ہو جاؤں۔"____ تارزن نے کہا۔

"میں کوشش کر رہا ہوں۔"____ منکو نے کہا۔ اسی لمحے اناشی نے اسے اپنی طرف زور لگا کر کھینچا تو منکو اچھل کر سیدھا اس کے زمین پر پڑے ہوئے نیزے پر جا گرا۔ نیزہ زمین پر تھا اس لئے وہ اسے چھو نہ سکا تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ اناشی اسے نیزے کے اوپر سے کھینچ لیتی۔ منکو نے نیزے کی نوک پر اپنی ایک انگلی مار لی۔ اس کے منہ سے سسکاری سی نکلی اور اس کی انگلی سے خون ابھر آیا۔

"سردار۔ میں نے نیزے کی نوک سے انگلی زخمی کر لی ہے۔"____ منکو نے چیختے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ اب میری باری ہے۔"____ تارزن نے کہا۔ اس نے اپنے جسم کو زور دار جھٹکا دیا تو اسے کھینچتا ہوا سانگا زور دار جھٹکا کھا کر اس کے اوپر گرتا چلا گیا۔ تارزن نے بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدل لی۔ سانگا اس کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ جبکہ تارزن کروٹ بدل کر اس کے زمین پر رکھے ہوئے نیزے پر آ گیا تھا۔ نیزہ ایک چھوٹے سے گڑھے

میں قدرے ترچھا پڑا تھا۔ تارزن جیسے ہی اس پر آیا۔ اس کے کندھے پر نیزے کی انی کا سرا چبھ کر لگ گیا۔ تارزن کے چہرے پر بھی ایک لمحے کے لئے تکلیف کے تاثرات نمایاں ہوئے مگر اس نے فوراً خود کو نارمل کر لیا۔ جیسے ہی اس کے کندھے پر سانگا کے نیزے کا زخم لگا یکلخت زور دار دھماکہ ہوا اور اس کے اور منکو کے جسم پر بندھی ہوئی رسیاں اور لکڑیاں یکلخت دھواں بن کر غائب ہو گئیں۔ اس دھماکے کے ساتھ ہی سانگا اور اناشی اپنی جگہ سے یوں اچھل کر دور جا گرے جیسے کسی طاقتور دیو نے انہیں اٹھا کر پوری قوت سے دور پھینک دیا ہو۔

"منکو۔ جلدی کرو۔ جا کر اناشی کی آنکھیں پھوڑ دو۔"____ تارزن نے آزاد ہوتے ہی تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے چیخ کر منکو سے کہا اور خود سانگا کی طرف دوڑ لگا دی۔

سانگا جو کراہتا ہوا اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا تارزن آن واحد میں اس کے سر پر پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے اس نے سانگا کو اس کی ٹانگوں سے پکڑا اور اسے پوری

قوت سے اوپر اٹھا لیا۔ سانکا بوکھلا کر چیختا ہوا ادھر ادھر ہاتھ مارنے لگا۔ ٹارزن نے اس کی ٹانگوں کو پکڑ کر گھمایا اور اسے پوری قوت سے زمین پر پٹخ دیا۔ اس نے سانکا کو اس طرح ٹانگوں سے اٹھا کر زمین پر مارا تھا جس طرح دھوبی کپڑے کو پتھر پر مارتا ہے۔ سانکا کا سر خوفناک زمین سے ٹکرایا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ٹارزن کے ہاتھوں میں سانکا غلیظ دھواں بن کر غائب ہو گیا۔

ادھر اناکشی جو دور گری بری طرح سے تڑپ رہی تھی۔ منکو چھلانگیں مارتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس سے پہلے کہ اناکشی اٹھتی منکو نے پنجے چلا کر اس کی آنکھوں پر حملہ کر دیا۔ دوسرے لمحے فضا یکلخت اناکشی کی تیز اور دردناک چیخوں سے گونج اٹھی۔

منکو نے پنجے مار مار کر اس کی دونوں آنکھیں پھوڑ دی تھیں۔ اناکشی کچھ دیر اسی طرح چیختی اور تڑپتی رہی۔ پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کا جسم بھی دھوئیں میں تبدیل ہو گیا اور پھر دھواں فضا میں تحلیل ہوتا چلا گیا۔

ٹارزن اور منکو نے آکو بابا کی ہدایات پر عمل کیا تھا۔ آکو بابا نے کہا تھا کہ اگر دونوں بدروحیں ان پر قابو پالیں اور انہیں جادوئی رسیوں سے باندھ دیں تو انہیں ان دونوں کے نیزوں سے کسی بھی طرح اپنے جسموں پر زخم لگانے ہوں گے۔ جیسے ہی انہیں نیزوں کے زخم لگیں گے ان کے جسموں پر بندھی ہوئی جادوئی چیزیں غائب ہو جائیں گی اور وہ دونوں اچھل کر دور جا گریں گے۔ پھر منکو اناکشی نامی بدروح کی آنکھیں پھوڑے گا اور ٹارزن سانکا کو اس کی ٹانگوں سے پکڑ کر اس کا سر زمین پر مارے گا۔ اس طرح دونوں بدروحیں دھواں بن کر فنا ہو جائیں گی۔ اور ایسا ہی ہوا تھا۔

ٹارزن اور منکو نے انتھک کوششوں سے سانکا اور اناکشی کے نیزوں سے اپنے جسموں پر زخم لگا لئے تھے۔ اب دونوں بدروحیں فنا ہو کر وہاں سے غائب ہو چکی تھیں۔ البتہ ان دونوں کے نیزے وہیں پڑے تھے۔ ٹارزن نے دونوں نیزے اٹھا لئے۔

"اب کیا کرنا ہے سردار"۔۔۔۔ منکو نے ٹارزن

ـے غائب ہو کر پوچھا۔ اسی لمحے اس کے حلق سے
ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر دور جاگرا اور
زمین پر گر کر وہ چند لمحے تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو
گیا۔

منکو کو اس طرح چیخ مار کر اور اچھل کر دور گرتے
دیکھ کر نارزن بری طرح سے اچھل پڑا تھا۔ اسی لمحے
ٹھیک اس جگہ دھواں سا اٹھا جہاں ایک لمحہ قبل منکو
موجود تھا۔ دوسرے لمحے اس دھوئیں نے اوپر اٹھتے
ہوئے مجسم کا روپ دھار لیا۔ وہ بے حد غضبناک نظر
آرہا تھا۔ اس کی آنکھیں بے حد سرخ تھیں۔ جیسے اس
کی آنکھوں میں انگارے دہک رہے ہوں۔

"تم"۔۔۔۔۔۔ نارزن نے اسے نمودار ہوتے دیکھ کر
غرا کر کہا۔

"ہاں۔ آقا طاقوس جادوگر کو معلوم ہو گیا ہے کہ تم
نے اور تمہارے دوست بندر نے کس طرح سانگا اور

بھی مجھے ان کی طرح باندھ کر اور گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ گے۔''۔۔۔ ٹارزن نے اس کی طرف انچ انچ بڑھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں تمہیں اس جھونپڑی میں جانے پر مجبور کر دوں گا۔''۔۔۔ بھاشم نے غرا کر کہا۔

''کیا کرو گے تم۔''۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

''اپنے پیروں کی طرف دیکھو۔''۔۔۔ بھاشم نے کہا اور ٹارزن نے اپنے پیروں کی طرف دیکھا تو بوکھلا کر اچھل کر ایک طرف ہو گیا۔ اس کے پیروں کی طرف سینکڑوں کی تعداد میں سرخ چیونٹے بڑھ رہے تھے۔ ٹارزن ان سرخ چیونٹوں کے بارے میں بخوبی جانتا تھا۔ یہ سرخ چیونٹے انتہائی خطرناک تھے جو کسی بھی انسان اور جانوروں کا گوشت لمحوں میں چٹ کر جاتے تھے۔

''یہ سرخ چیونٹے اس وقت تک تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے ٹارزن۔ جب تک کہ تم آقا کی جھونپڑی میں نہیں چلے جاتے۔ جاؤ۔ اپنے دوست بندر کو اٹھاؤ اور اسے لے کر جھونپڑی میں چلے جاؤ۔ ورنہ یہ چیونٹے تم

دونوں کے جسموں پر گوشت نام کی کوئی چیز نہیں چھوڑیں گے۔''۔۔۔ بھاشم نے زور دار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔
ٹارزن ان چیونٹوں کو دیکھ کر آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ رہا تھا۔ اس کا انداز بظاہر ان چیونٹیوں سے ڈرنے والا تھا مگر وہ بھاشم کی طرف بڑھ رہا تھا اور پھر جیسے ہی وہ بھاشم کے نزدیک آیا۔ وہ الٹی طرف یکلخت کسی کمان کی طرح مڑ گیا۔ دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں نیزے پوری قوت سے بھاشم کے سینے میں مار دیئے۔ جیسے ہی نیزے بھاشم کے سینے میں گھسے یکلخت زور دار دھماکہ ہوا اور بھاشم کے ساتھ ٹارزن کے ہاتھوں میں موجود دونوں نیزے دھواں بن کر غائب ہو گئے۔

بھاشم کو غائب ہوتے دیکھ کر ٹارزن تیزی سے سیدھا ہوا تو اس نے چیونٹوں کی طرف دیکھا۔ مگر اب وہاں اسے کوئی سرخ چیونٹا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ بھاشم کے فنا ہوتے ہی وہ بھی غائب ہو گئے تھے۔ یہ دیکھ کر ٹارزن نے اطمینان کا سانس لیا اور تیز تیز چلتا ہوا منکو کی طرف آ گیا۔ اس نے جھک کر منکو کو دیکھا تو اس

کا سانس چل رہا تھا۔

''منکو۔ ہوش میں آؤ منکو۔'' ــــــ ٹارزن نے اسے بری طرح سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔ تھوڑی ہی دیر میں منکو نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور خوفزدہ نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

''مم۔ مجھے کیا ہوا تھا سردار۔ مم۔ میں۔ میں۔'' منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ ٹارزن نے اسے ساری بات بتا دی۔ منکو یہ سن کر اور زیادہ گھبرا گیا کہ اسے بھاشم نے مارا تھا مگر جب ٹارزن نے اسے یہ بتایا کہ اس نے بھاشم کو آکو بابا کی ہدایات کے مطابق فنا کر دیا ہے تو منکو کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

''اب چلو۔ ہمیں چقماق پتھر ڈھونڈنے ہیں۔ ہمیں ابھی اس جادوئی جھونپڑی کو جلانا ہے۔'' ــــــ ٹارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ وہاں چقماق پتھر ڈھونڈنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں انہیں چقماق پتھر مل گئے۔ ٹارزن نے جھنڈ میں جا کر جھونپڑی دیکھی پھر اس نے خشک جھاڑیوں میں چقماق پتھروں سے آگ جلائی اور ان جلتی ہوئی جھاڑیوں کو

جادوئی جھونپڑی پر پھینکنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں آگ
نے جھونپڑی پر پھیل کر اسے جلانا شروع کر دیا۔

جیسے ہی آگ نے جھونپڑی کو جلانا شروع کیا۔
جھونپڑی کے اندر سے تیز اور انتہائی دلدوز چیخیں سنائی
دینے لگیں۔ جیسے اندر کوئی انسان ہو اور وہ اس آگ
میں زندہ جل رہا تھا۔

پھر آہستہ آہستہ چیخوں کی آوازیں ختم ہوتی چلی گئیں
اور پھر وہاں پہلے جیسی خاموشی چھا گئی۔ کچھ ہی دیر میں
ساری جھونپڑی جل کر راکھ ہو گئی۔

''کیا اب طاقوس جادوگر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاتال
میں گم ہو گیا ہو گا''۔۔۔۔۔ منکو نے ٹارزن سے پوچھا۔

''ہاں۔ یہ شیطانی چکر ختم ہو گیا ہے۔ آؤ۔ اب اباگا
شیر کو بلا کر اسے بتا دیں کہ وہ اور جنگل کے دوسرے
جانور یہاں اطمینان سے رہ سکتے ہیں۔ اب انہیں کسی
بدروح سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ انہیں بتا کر ہم واپس
اپنے جنگلوں کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔''۔۔۔۔ ٹارزن
نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ خوش تھا
کہ اس شیطانی معاملے میں اس نے بھی ٹارزن کی مدد

کی تھی اور اناکشی نامی بدروح کو اندھا کر کے اس نے
ہی اسے ہلاک کیا تھا۔ اب جب وہ اپنی اس بہادری
کا قصہ اپنے جنگل میں جا کر ساتھی بندروں اور دوسرے
جانوروں کو بتائے گا تو وہ سب اس کی بہادری کے
قائل ہو جائیں گے۔

ختم شد